رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM

Qadian

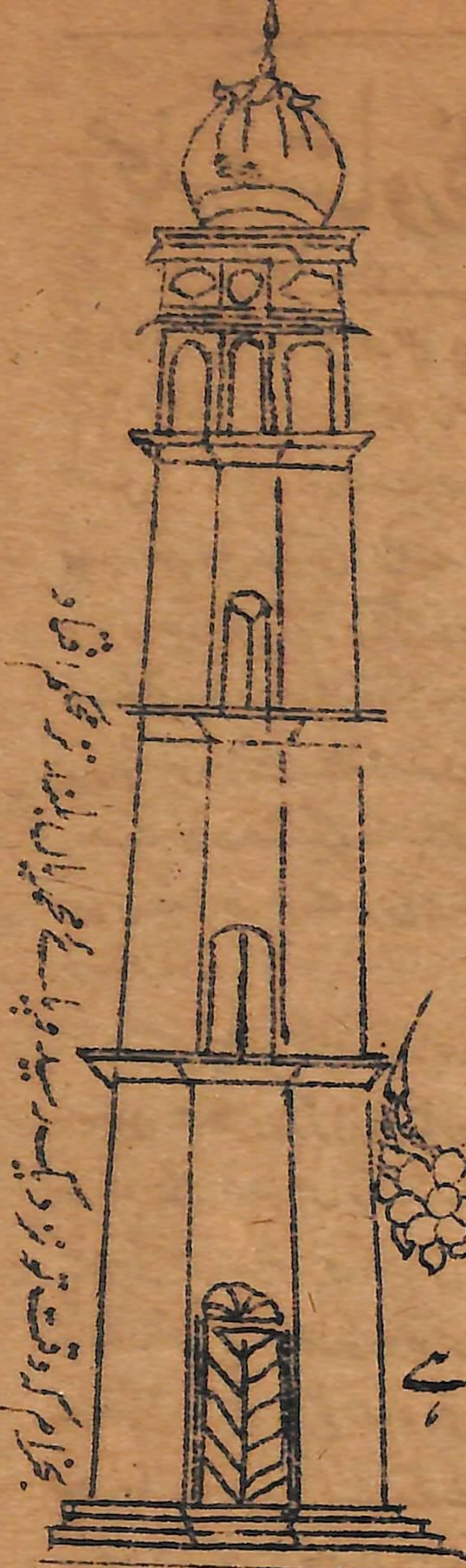
بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بلند تر محکم افتاد

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بیا در بزم مستان تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

قیمت سالانہ
والیان ریاست و امراء سے ۵۰ معاونین سے ۱۰ عوام سے ۵

مدینۃ المسیح قادیان دار الامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۱۳ و ۱۴ | مورخہ ۷/۱۴ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء | جلد ۲۷

اعتذار

جیسا کہ پہلے بھی میں نے لکھا تھا میں پچھلے دنوں سے بیمار چلا آتا ہوں بواسیر کا دورہ اس مرتبہ لمبا ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ کثرت پیشاب کی شکایت ہو گئی۔ اس سے افاقہ ہو گیا تو میں نے چاہا رمضان کی برکات سے حصہ لینے کے لیئے روزہ رکھوں ابھی دو ہی روزے رکھے تھے کہ پھر کھانسی اور نزلہ کا ایسا حملہ ہوا کہ اس نے جوڑ جوڑ کو ہلا دیا۔ پیری و صد عیب پہلے ہی مشہور ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۷۔ اپریل کا الحکم شائع نہ ہو سکا اور اب یہ نمبر گویا ۷/۱۴ کی اشاعت ہے۔ میں اپنے مخلص احباب سے توقع رکھتا ہوں کہ مجھے معذور سمجھیں گے۔

میں ان دوستوں کا شکر گذار ہوں جنہوں نے ان ایام علالت میں محبت و ہمدردی کے خط لکھ کر حق عیادت ادا فرمایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

یہی امر تابب النساء کی اشاعت میں روک کا موجب رہا۔ اس کی کاپیاں لکھی جا چکی ہیں۔ چند روز میں انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔

"عرفانی"

کاشی کے پنڈتوں کو یثرب کی لو لگا دیں

(ماخوذ از نجات)

آ ہم نشین جہاں کو پیغام حق سُنا دیں
باطل کے خار و خس کو پیغام دیں فنا کا
عشق و یگانگی کے نغمے سُنا سُنا کر
ایماں کی روشنی سے سینے ہوں رشک سینا
توحید کا سبق دیں تثلیث آشنا کو
زمزم کی میٹھی میٹھی باتیں سُنا سُنا کر
تیغ ہلال لے کر عشرت کدوں سے نکلیں
مست الست ہو کر آئیں رہ خدا میں
باطل کی صف اُلٹ دیں خالد مثال ہو کر
کعبہ کا آستاں ہو اور ہو جبیں ہماری

دُنیا کے بُت کدے کو بیت الحرم بنا دیں
سوزِ دروں سے دل کو آتش کدہ بنا دیں
ٹوٹے ہوئے دلوں کو آپس میں پھر ملا دیں
حُسنِ ازل کا جلوہ ہر آنکھ کو دکھا دیں
مغرب کے بادہ کش کو مشرق کی مے پلا دیں
کاشی کے پنڈتوں کو یثرب کی لو لگا دیں
ظلمت کے لشکروں کا نام و نشاں مٹا دیں
شبیر کی طرح سے مقتل میں سر کٹا دیں
فاروق کا زمانہ دُنیا کو پھر دکھا دیں
اس کے سوا تمنا کوئی نہیں ہماری

خواجہ پریس بٹالہ میں باہتمام احمد وجودی پرنٹر کے چھپا اور شیخ ابراہیم علی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شائع کیا

مجلس مشاورۃ کا اجلاس

جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا ۱۱ اور ۱۲ اپریل ۱۹۲۵ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں مجلس مشاورت کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں تمام حصص ملک کے نمایندگان جماعت احمدیہ شریک تھے پنجاب۔ شمالی مغربی سرحد۔ صوبہ دہلی۔ یو۔پی۔ اڑیسہ۔ بنگال۔ پنجاب کی دیسی ریاستیں سندھ۔ حیدر آباد دکن۔ جوناگڑھ وغیرہ مگر یو۔پی کے نمایندگان کی تعداد بہت کم تھی۔ عدم حاضری کے اسباب اور وجوہات کچھ بھی ہوں قابل پذیرائی نہیں ہو سکتے اسلئے کہ سلسلہ کے کام تمام ضروریات پر مقدم ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حسب معمول اجلاس کا باقاعدہ افتتاح فرمایا اجلاس کے کسی قدر دیر سے شروع ہونے پر آپ نے اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ

سب سے پہلے جیسا کہ میں نے قاعدہ مقرر کیا ہے اور یہ ضروری ہے سب دوستوں سے مل کر دعا کرنی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام کاموں میں اور تمام افکار اور غور میں برکت ڈالے اور اس غور اور فکر کے بعد صحیح نتیجہ پر پہنچیں پھر اس نتیجہ کے موافق صحیح سامان اور اسباب اور ان سامانوں کے صحیح استعمال کی توفیق دے۔ اور پھر ان اسباب اور سامانوں کے استعمال سے صحیح نتائج ہیں جو اُسی کے ہاتھ میں ہیں برکت دے نہ صرف ہمارے اور ہماری نسلوں کے لئے بابرکت کرے بلکہ تمام بنی نوع انسان کیلئے۔

اس ارشاد کے ساتھ تمام ہال میں ایک خاموشی کا عالم طاری ہو گیا حضرت خلیفۃ المسیح نے دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور بہت لمبی دعا فرمائی۔ دعا کے بعد جناب حافظ روشن علی صاحب کو آپ نے **تلاوۃ** کے لئے ارشاد فرمایا۔ حافظ صاحب کی تلاوۃ کے بعد آپ نے افتتاحی تقریر فرمائی

حضرت خلیفۃ المسیح کی افتتاحی تقریر

پروگرام کے بموجب سب سے پہلے میری ایک تقریر رکھی ہوئی ہے اور میں پچھلے سالوں میں بھی ہمیشہ شروع میں ایک تقریر کیا کرتا تھا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جن امور کی طرف توجہ دلانے کے لئے تقریر کا بڑا حصہ خرچ ہوتا تھا چونکہ جماعت کو ان امور کی طرف توجہ ہو چکی ہے اسلئے اسکے واسطے زیادہ وقت لینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ کافی ہوگا اگر میں اختصاراً دوستوں کو بتا دوں۔ کہ ہمارا یہاں جمع ہونا کسی ذاتی حق کے لئے یا ذاتی کام یا ذاتی مطالبات کے لئے نہیں ہے بلکہ ہم یہاں اسلئے جمع ہوئے ہیں کہ وہ حق جو خدا کی طرف سے ہم پر عائد کیا گیا ہے کسی طرح احسن طور پر انکو ادا کر سکیں اسلئے ہمارا **طریق عمل** اور طریق فکر و غور اس طریق اور اصول پر نہیں ہو سکتا جس طرح دنیا کی مجالس اور پارلیمنٹوں میں غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنے حقوق کی حفاظت یا مطالبہ کریں اسلئے وہ مجالس ایک لڑائی کا میدان ہوتی ہیں جہاں مختلف خیالات اور افکار کی فوجیں جمع ہوتی ہیں۔ اور ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنے اپنے حقوق کی حفاظت کریں اور اپنے مطالبات کو حاصل کریں یا اپنی جان دے دیں۔ انکے کونسل ہال گویا **میدان رزم** ہوتے ہیں مگر ہمارا نقطہ نگاہ بالکل الگ ہے اور ہمارا میدان بالکل اور شکل کا ہے یہاں حقوق کا سوال نہیں اسلئے کہ ہمارے حقوق پیدائش سے پہلے مل چکے ہیں۔ ہمارا خدا جو اپنے بندوں کو حکم دیتا ہے کہ مزدور کی مزدوری اسکا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دو اسکا انتظار کیونکر کرے گا کہ ہمارا مطالبہ پڑا رہے۔ باوجودیکہ ہم محدود ذرائع رکھتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ مزدور کا پسینہ خشک ہونے تک بھی ہمارے پاس ادا کرنے کو نہ ہو۔ لیکن جب ایسے حالات میں بھی ہمیں یہ حکم دیتا ہے تو پھر آپ تو وہ نہایت شفقت اور مہربانی کا معاملہ کرتا ہے اور اس کے فضل و رحم کو کون ہے جو نہیں دیکھتا اور محسوس کرتا۔ پس ہم حقوق کے مطالبہ کے لئے نہیں آئے اور نہ ہمارا معاملہ کسی انسان سے ہے جو غلطی بھی کر سکتا ہے بلکہ ہمارے اجتماع کی ایک ہی غرض ہے کہ

ہم کسطرح اپنے حقوق اور ذمہ واریوں کو ادا کریں

اور جب ہماری غرض یہ ہے تو ہمارے اندر جھگڑے پارٹیاں نہیں ہو سکتی ہیں۔

ہم **سب ایک ہیں**۔ ایک ہی مقصد کے لئے آئے ہیں۔ یاد رکھو جو لوگ اس نیت سے جمع ہوں کہ ہر طرح اپنا فرض ادا کریں ان میں جھگڑنے کی کوئی وجہ ہی نہیں ہو سکتی پس اسی امر کی طرف میں توجہ دلاتا ہوں کہ ہماری غرض یہاں جمع ہونے سے یہی ہے کہ

ادائے فرض کی بہترین تدبیر سوچیں

اور اسکے لئے ضروری ہے کہ رائے دیتے وقت غصہ اور جلد بازی نہ ہو اور کسی شخص کے خلاف نہ ہو کیونکہ کسی کی ذاتی غرض اور مفاد نہیں چونکہ اس کام میں ہمیں خدا کی رضامندی مقصود ہے۔ خوب سمجھ لو کہ مومن کا مقام بہت بلند ہے اور وہ عرش ہوتا ہے وہ جسم کے لحاظ سے زمین پر ہوتا ہے مگر خیالات کے لحاظ سے بلند پروازی کرتا ہے اور اس مقام پر خدا تعالیٰ کی صفات جلوہ گر ہوتی ہیں پس وہ ذاتی کاوشوں سے بالاتر ہوتا ہے اس کی نظر میں چھوٹے بڑے عالم جاہل مشرق مغرب کا سوال نہیں ہوتا۔ پس اپنے تمام ارادوں۔ غور و فکر اور اظہار رائے میں اپنے مقام مومنانہ کو یاد رکھو کوئی بات ایسی نہ کرو جس سے کسی کو رنج ہو یا ذاتی کاوش کا اظہار ہو۔

یہ بات بہت آسان ہے مگر میں اس سے بڑھ کر ایک مشکل امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اپنے نفس کو اندھیرے اور روشنی میں اس شخص کے خلاف ایسی رائے قائم نہ کرنے دو جس میں رنجش ہو۔ بعض وقت وہ خود بھی نہیں جانتے۔ کہ رنج کا دخل ہے اسلئے نفس کو ٹٹولنا چاہئے کہ کہیں وہ کسی الائش رنج میں تو مبتلا نہیں اور کیا اسکی دلائل عقلیہ پر مبنی ہے یا یہ کہ کیا ہمیشہ ایک شخص کے خلاف ہوتے ہیں یا ایک ہی شخص کے حق میں ہوتی ہے ایسی حالت میں نفس کو خوب ٹٹولو کہ یہ کسی خاص محبت یا طرفداری کا نتیجہ تو نہیں اور خلاف ہونے کی صورت میں کسی بیرونی محرک کے باعث ہوتی ہے یا گوشہ خاطر میں اسکی عداوت تو موجود نہیں پس اسکی حقیقت کو خوب سوچ اور **خشیۃ اللہ** کو مدنظر رکھو اور اس امر کو مدنظر رکھو کہ تھوڑی سی غلطیاں خطرناک نتائج دین کی راہ میں پیدا کر سکتی ہیں تمہارے قدم کا پھسلنا صدیوں تک نقصان پیدا کر سکتا ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ ایک روز بارش ہو رہی تھی اور آپ بازار میں جا رہے تھے ایک لڑکے کو آپ نے دیکھا کہ وہ دوڑا ہوا جاتا ہے آپ نے کہا کہ میاں احتیاط سے چلو ایسا نہ ہو کہ پھسل جاؤ۔ اس لڑکے نے کہا کہ حضور میرے پھسلنے کا حرج نہیں صرف مجھکو ہی چوٹ لگے گی لیکن اگر آپ گر گئے تو بہت بڑا نقصان ہوگا۔ امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اس لڑکے کی بات کا میرے دل پر بہت بڑا اثر ہوا۔ ایسا ہی حال ہماری غلطی کا ہو سکتا ہے۔ اسلئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ ہم لوگ جو جمع ہوئے ہیں ہمارے مشورہ کا اثر لاکھوں انسانوں پر ہی نہیں بلکہ کروڑوں پر نہیں نہیں اربوں ارب پر ہے کون کہہ سکتا ہے کہ یہ جماعت کس قدر پھیلے گی۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جماعت اس قدر ترقی کرے گی کہ مخالفوں کی تعداد میں ایسی چوڑھے چماروں کی طرح رہ جائیگی۔ پس ایک وقت جبکہ اس قدر لوگ اور کثرت ہوگی اگر خدا نخواستہ ہم نے کوئی غلطی کی تو اسکا اثر اُسوقت تک چلا جائے گا اسلئے اپنے معاملات کی بنیاد خشیۃ اللہ پر رکھو۔

دوسرے میں اسبات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ میں نے **جلسۂ خاص** کے موقع پر کہا تھا کہ اب قربانیوں کا زمانہ ہے مالی اور جانی قربانیاں کرنی ہونگی۔ میں نے سلسلہ کی ترقی کے متعلق بہت غور کیا ہے اور ان مشکلات پر بھی سوچا ہے جو اسکی راہ میں ہیں اور میں یہ غور کئی مہینے سے کر رہا ہوں اگر خدا کا فضل نہ ہوتا اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں نہ ہوتیں اور میں اگر [illegible] کو نہ دیکھتا خدا تعالیٰ کے فضل پر میرا یقین نہ ہوتا جسقدر مشکلات آئی ہیں میں بہت عرصہ پیشتر ان افکار سے پاگل ہو گیا ہوتا لیکن یاد رکھو وہ مشکلات ہمارے لئے ہرگز بڑی نہیں

اگر خدا کی رضاء کو حاصل کر لیں

مشکل اور آسان کے الفاظ خدا تعالیٰ کیلئے نہیں یہ صرف انسان کیلئے ہیں پس خدا کی رضا کیلئے اگر مشکلات آئیں تو وہ مشکلات نہیں رہتیں اب لوگوں کے سامنے ایسے معاملات بھی پیش ہوں گے جنکے متعلق نہ صرف غور کرنا ہوگا بلکہ ایسے طور پر فکر کرنا ہوگا کہ کتنی بڑی ذمہ داری ہم پر ہے اگر آپ میری طرح اپنے نفس اور ذات کے خیال کو الگ کر کے وہمی اور خیالی امور کو چھوڑ کر غور کریں تو وہی محسوس کریں گے جو میں کرتا ہوں مگر ان مشکلات اور احساسات کو دیکھ کر مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں **کم ہمت** اور مایوس **انسان** کہلانے کا مستحق نہیں خدا تعالیٰ کی ایک کتاب میں فرمایا گیا ہے کہ خدا نے **انسان کو اپنی شکل** پر پیدا کیا اگر وہ صحیح طور پر ان قویٰ سے کام لے جو خدا تعالیٰ نے اسکو عطا کئے ہیں تو وہ اتنی ترقی کر سکتا ہے کہ دوسرے کہیں **خدا کا کام کرتا ہے**۔ ہمنے دیکھا ہے کہ لوگوں نے ایسے آدمیوں کو **خدا** قرار دیا حالانکہ وہ کہتے تھے کہ ہم خدا نہیں مگر بعض لوگ جنکی نظریں وسیع نہیں وہ ان کے حیرت انگیز کاموں کو دیکھ کر انکو خدا کہتے رہے یہ صرف **انسانی عمل کے دائرہ کی وسعت پر دلالت کرتا ہے**۔ پس کم ہمتی اور مایوسی کی ضرورت نہیں سب سے بڑی طاقت یہ ہے کہ خدا نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور وہ اسکو پھیلانا چاہتا ہے اس یقین سے بھر کر اگر ہم اپنے قدم مضبوط رکھیں اور اپنے رویہ کو درست تو **یقیناً فتح ہماری ہے**۔

اسلئے دونوں باتوں کے درمیان رہنا چاہئے جبتک مشکلات کو نہ سمجھیں اور اسکا اندازہ نہ کریں ان مشکلات کا حل نہیں کر سکتے اور خدا کے وعدوں پر ایمان اور یقین رکھ کر مایوسی کو پاس نہ آنے دیں اور اپنی ہمت کو مضبوط کر کے قدم اٹھائیں۔

اس کے بعد آج کی کارروائی کے متعلق میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ

[illegible] سوالات کا جواب دیا جاوے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سوال کرنے والوں نے اس مجلس کی حقیقت کو نہیں سمجھا یہ مشورہ کی مجلس ہے۔ اگر کوئی باڈی ہی اس سے الگ ہو اور وہ براہ راست خلیفہ کے ماتحت ہیں مجلس شوریٰ پر اصولی سوال کرنے کا حق ہے مگر جو تفصیلات خاص [illegible] تعلق رکھتی ہیں ایسا [illegible] یہ مقام نہیں اسلئے کہ اس سے ایک فیلنگ پیدا ہو کر جماعت میں تفرقہ پیدا کریگا جو پھر ہمارے اختیار سے باہر ہوگا۔ پچھلے سال بھی میں نے کہا تھا کہ اسجگہ سوالات مجلس شوریٰ کی کارروائی کے متعلق ہونے چاہئیں۔ میں نے خود کہا تھا کہ مجلس شوریٰ کے ممبروں میں سے ایک سب کمیٹی مقرر ہوگی جو ناظروں کے کام کی نگرانی کریگی یعنی وہ نقائص کو دیکھ کر خلیفہ کے سامنے پیش کرے گی۔ میں بعد میں بتاؤں گا کہ ان سوالات سے کیا خطرناک نقائص پیدا ہوتے ہیں اس مجلس کا یہ منشا نہیں کہ امپریل اور لوکل کونسلوں کے نظارے پیش کئے جائیں۔ آئندہ اس اصل کو مدنظر رکھا جاوے کہ اس مجلس میں مجلس شوریٰ کے ریزولیوشنوں پر سوال کئے جا سکتے ہیں اور کرنے چاہئیں تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی اس تقریر کے بعد ناظر اعلیٰ۔ ناظم بکڈپو۔ ناظر بیت المال۔ ناظر امور عامہ اور سکرٹری صدر انجمن احمدیہ نے سوالات کے جواب دئے +

حضرت خلیفۃ المسیح نے ۲۰ اپریل کے پہلے اجلاس میں سوالات کی نوعیت اور ان کے نتائج پر جو تقریر فرمائی وہ جماعت میں انشاء اللہ ایک نئی روح اور قوت پیدا کرے گی۔ جسے اگلی اشاعت میں انشاء اللہ العزیز شائع کر دیا جائے گا +

حضرت خلیفۃ المسیح نے ۱۹۲۵ء کے سالانہ جلسہ پر خلافت راشدہ میں پیدا ہونے والے فتن بیان کر کے جماعت کو تنبیہ کیا تھا کہ بعض لوگ دوستوں کے لباس میں مرکز کے متعلق مختلف قسم کی باتیں پھیلایا کرتے ہیں جس سے خطرناک نتائج پیدا ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ جو اصطلاح شریعت میں منافق کہلاتے ہیں تمام ربانی سلسلوں کے ساتھ لگے رہتے ہیں پس ان کے فتنہ سے محفوظ رہنے کا یہ بہترین طریق ہے کہ اگر وہ کوئی ایسی بات کہیں جس سے کسی قسم کی بدظنی یا غلط فہمی پیدا ہوتی ہو تو فوراً حضرت امام تک پہنچانی چاہیئے اور اس شخص کو پیش کر دینا چاہئے تاکہ آئندہ کے لئے اسکا سدباب ہو جب تک اس طریق پر عمل نہ کیا جاوے گا ایسے لوگ شر پھیلانے سے باز نہیں رہ سکتے +

بہر حال سوالات کے جوابات دئے جانے کے بعد ہر ایک صیغہ کے ناظر نے اپنی رپورٹیں سنائیں رپورٹوں میں بہترین رپورٹیں بکڈپو اور تالیف و تصنیف اور تعلیم و تربیت کے ناظر صاحبان کی تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان پر رپورٹ کا اطلاق صحیح معنوں میں ہوتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی اپنے ریمارکس میں انکے اس کام کو عزت و قدر کی نظر سے دیکھا۔

ناظروں کی رپورٹوں کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے سب کمیٹیوں کا تقرر فرمایا جو ایجنڈے میں آئے ہوئے امور پر غور کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ اس مرتبہ آپ نے ناظر صاحبان کو پریسیڈنٹ ان سب کمیٹیوں کا تجویز نہیں فرمایا بلکہ دوسرے احباب کو صدر بنایا گیا اور ناظر صاحبان صرف سکرٹری کا کام کرتے رہے سوائے ناظر تالیف و تصنیف کے وہ اپنے صیغہ کی سب کمیٹی کے پریسیڈنٹ تھے +

اس کے بعد نماز ظہر و عصر کے لئے جلسہ برخاست ہوا۔ نمازیں جمع ہو کر مسجد نور میں حضرت نے پڑھائیں اور اسکے بعد دوسرے اجلاس میں سب کمیٹیاں اپنی اپنی مقررہ جگہوں پر شام تک کام کرتی رہیں۔ اور اس طرح پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی۔

رات کو جناب نیر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ اور تبلیغ افریقہ کے متعلق میجک لینٹرن کے ساتھ ایک لیکچر دیا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح بھی شریک تھے۔ یہ لیکچر نہایت کامیابی سے ختم ہوا اور اسکے ذریعہ احباب میں تبلیغ سلسلہ کے لئے مزید دلچسپی پیدا کی گئی۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی افریقہ کی تبلیغ کے متعلق اسکی اہمیت اور اپنی خوشی کا اظہار فرمایا۔ نیر صاحب کی یہ کوشش بہت قابل قدر ہے اللہ تعالیٰ اسکو بیش از بیش اپنے سلسلہ کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔ (باقی آئندہ)

ماسٹر چراغ دین صاحب روشن کا انتقال

معزز معاصر میونسپل گزٹ کے ایڈیٹر منشی محمد دین صاحب نے لاہور کے مشہور و معروف پبلک مین ماسٹر چراغ دین صاحب روشن کے انتقال کی خبر بغرض اشاعت بھیجی ہے جسکو میں، ان کے الفاظ ہی میں درج کر دیتا ہوں۔

مجھ ذاتی طور پر بھی ماسٹر صاحب کی وفات کی خبر سے تکلیف ہوئی ہے اسلئے کہ وہ ایڈیٹر الحکم کے لاہور کے گورنمنٹ ماڈل سکول میں درجہ ہائی میں کلاس فیلو تھے اور اسکے بعد بھی انہوں نے ان تعلقات کو باوجود عقائد میں اختلاف کے قائم رکھا۔ وہ ایک مخلص معتمد علیہ دوست تھے جنکی حقیقی دوستی پر انسان فخر کر سکتا ہے + خلائق کی نفع رسانی کی سپرٹ انمیں بہت تھی۔ وہ دوسروں کے بھلے کے لئے کام کرنے کا جوش رکھتے تھے۔

مجھے اس صدمہ میں ان کے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے لیکن یہ افسوس مجھکو ہمیشہ رہے گا کہ انھوں نے سلسلہ کے ساتھ اپنا پیوند نہ قائم کیا اور وہ اسکی شناخت سے محروم گئے۔

انہوں نے کسی مخالفت میں حصہ نہ لیا اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے ادبی سن سکتے تھے مگر میں اسے کوئی وقعت نہیں دیتا جبکہ انہیں قبول کرنے کی توفیق نہ ملی۔ اب انکا معاملہ اللہ کریم سے ہے ذاتی طور پر روشن صاحب ایسے دوست کے جدا ہو جانے کا افسوس فطرتی امر ہے۔ (عرفانی)

اہالیان پنجاب اس خبر کو یقیناً دلی رنج و افسوس سے سنیں گے کہ لاہور کے مشہور پبلک ورکر ماسٹر چراغ الدین صاحب روشن ایک عرصہ کی علالت کے بعد قریباً پچاس سال کی عمر میں ۱۱ اپریل کی صبح کو انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہ صرف اپنے متعلقین بلکہ بے شمار ملنے والوں کے دلوں میں اپنی یاد زندہ چھوڑ گئے کیونکہ آپ ابتدائے شعور سے پبلک کاموں میں دلچسپی لیتے رہے۔ لاہور میں ٹمپرنس کاز کو آپ نے ہی پھیلایا میونسپلٹی میں ہمیشہ قابل ممبروں کو بھجوایا اور میونسپلٹی کے ہوس ٹیکس لگانے کی مخالفت میں بیس سال تک کامیاب ہوتے رہے۔ انجمن حمایت اسلام کی جب ۱۹۰۳ء میں ایک جماعت مخالفت پر آمادہ ہوئی اور انجمن کو نقصان پہنچانا چاہا تو آپ ہی میدان میں آئے اور میونسپل گزٹ میں ایسا سلسلہ مضامین شائع کرایا کہ مخالفوں کو آخر ناکام ہونا پڑا انجمن کی انتظامی کمیٹی کے ممبر اور کتب خانہ انجمن کے مدت تک اونریری لائبریرین رہے۔ شاہی مسجد کے فرش کی مرمت کیلئے کافی چندہ جمع کیا۔ نابالغ بچوں میں انسداد تمباکو نوشی بھی آپ کی مساعی جمیلہ اور محنت شاقہ کے ساتھ پنجاب کی کونسل میں پاس [illegible] وضع و ہر ذاتی اوصاف میں ایک نیک دل و بے لوث دوست تھے جو ہندو و مسلم اتحاد کا بہترین نمونہ اور پورے پابند وضع تھے اور ہمیشہ ہر حاجتمند کی امداد کو تیار ہو جاتے۔ افسوس ہے کہ ایسے جوہر قابل کو چند سالوں سے بیماری نے پبلک خدمت سے معذور کر رکھا تھا۔

دراصل ملک کی بدقسمتی ہے کہ آپ اس وضع و قابلیت کے لوگ اٹھتے جاتے ہیں ملک انکا نعم البدل پیدا نہیں کرتا۔ آپ کے انتقال کی باوجودیکہ قلت وقت کے سبب پورے طور پر اشاعت نہیں ہو سکی تاہم جنازہ کے ساتھ ان کے مسلمان دوستوں کے علاوہ ہندو احباب بھی موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور ان کے اکلوتے لخت جگر شیخ محمد ضیاء الدین صاحب شمسی ملازم محکمہ جنگلات سونتر منڈی لاہور کو صبر عطا فرماوے اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

دارالامان کا ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت الحمدللہ اب اچھی ہے باوجود مجلس مشاورت میں سارا دن کام کرنے کے آپ سلسلہ کے دوسرے کاموں میں بھی پوری طرح مصروف رہے۔ (۱) ابھی بعض احباب قادیان میں موجود ہیں۔

(۲) حضرت ام المومنین کی طبیعت بھی روبصحت ہے۔

(۳) حضرت اقدس کے نکاح کی تقریب پر مدرسہ تعلیم الاسلام اور مدرسہ احمدیہ میں ایک ایک دن کی تعطیل رہی۔ اور دفاتر بھی ایک دن کے لئے بند رہے۔

(۴) چودھری نصراللہ خان صاحب کے چچا کا انتقال ہو گیا حضرت خلیفۃ المسیح نے انکا جنازہ غائب جمعہ کی نماز کے بعد پڑھا۔ اور چودھری ظفراللہ خان صاحب کے اس ایثار و قربانی کا ذکر فرمایا کہ باوجودیکہ انکی علالت کی خبر آچکی تھی مگر وہ محض سلسلہ کے کاموں اور مجلس مشاورت کے قریب آجانے کی وجہ سے نہ جا سکے۔

(۵) موسم میں اب گرمی کا رنگ آرہا ہے اور فصلوں کی کٹائی کا کام سرعت سے شروع ہو گیا ہے۔

درخواست دعا

احباب ان تمام طالب علموں کے لئے جنھوں نے امسال انٹرینس کا امتحان دیا ہے کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خادم الحکم کے بیٹے محمد داؤد نے بھی امتحان دیا ہے اسکی کامیابی کیلئے بھی دعا کی جاوے۔

(عرفانی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب

حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ

دنیا میں انقلاب اور حوادث کی ایک ایسی زبردست رو جاری ہے کہ انسان اسکا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اخیر ستمبر ۱۹۱۹ء میں جب میں لکھنؤ کانفرنس میں شمولیت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نامزد کردہ **وفد** کا ممبر ہو گیا تو مجھے ہرگز امید نہ تھی کہ میں قادیان کی سرزمین سے تین سال کے لئے باہر رہوں گا مجھے اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں لاہور پہنچ جانا لازمی تھا مگر مجھے دکن کا ایک ایسا سفر پیش آیا کہ میں اکتوبر ۱۹۲۲ء سے پہلے باوجود بیحد خواہش و کوشش کے واپس نہ آ سکا۔ اس عرصہ میں بعض نہایت ہی مخلص دوست ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے پھر سال گذشتہ میں جب سفر یورپ پیش آیا تو اس غیر حاضری میں بھی بعض بزرگ اور دوست **عالم بقا** کو سدھار گئے **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ** میں اپنا اخلاقی اور منصبی فرض سمجھتا ہوں کہ جن بزرگوں اور دوستوں سے سالہا سال اور عرصہ دراز کا رسمی نہیں بلکہ محبت و اخلاص کا تعلق چلا آیا ہے انکا ذکر الحکم کے ذریعہ کروں ان بزرگوں اور دوستوں میں سے سب سے پہلے میں

حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ

کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں کیا اسلئے کہ خدا تعالیٰ نے انکو وہ عزت اور عظمت دی تھی کہ اب دنیا میں کسی شخص کو نہیں مل سکتی خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے یہ مقدر کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ انکو **صہری ابوت** کا فخر حاصل ہو اور اس طرح پر انکو ایک **امۃ مسلمہ** کا نانا ہونے کا شرف ملے۔ اور کیا اسلئے کہ ذاتی طور پر انہیں ایسی قربانیاں اور کمالات تھے کہ وہ سلسلہ احمدیہ میں ایک **محسن** اور **واجب الاحترام** بزرگ تھے انکی **خدمات** انکی **قربانی** سلسلہ کے لئے کوئی ایسی چیز نہیں کہ وہ میری کسی معرفی کی محتاج ہو۔ وہ اپنے پیچھے اسقدر نمونے اور یادگار نیکی کی چھوڑ گئے ہیں کہ

انکو دنیا میں بھی ابدی حیات حاصل ہے

میری پہلی ملاقات ۱۸۸۹ء میں جبکہ میں لودھیانہ کے میونسپل بورڈ ہائی سکول میں **سپیشل کلاس** کا طالب علم تھا حضرت **میر ناصر نواب** صاحب رضی اللہ عنہ سے میری پہلی ملاقات ہوئی۔ میری عمر اسوقت ۱۴ سال کی تھی۔ مجکو عیسائیوں سے مباحثات کرنے کا شوق تھا۔ ان **ایام** میں جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اور ان کے برادر معظم حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ لودھیانہ میں حضرت مولوی عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ کے خصوص تلامذہ میں تھے۔ عیسائیوں سے **مباحثات** کا شوق مجھے شیخ اللہ دیا صاحب جلد ساز کی دوکان پر لے گیا۔ جہاں **رد نصاری** کی کتابوں کی ایک **لائبریری** تھی اور اخبار منشور محمدی بنگلور کے فائل موجود تھے خود شیخ صاحب اس **فن** میں کمال رکھتے تھے۔ حضرت **میر صاحب** رضی اللہ عنہ ان ایام میں لودھیانہ تھے اور روزانہ وہاں تشریف لاتے۔ حضرت میر صاحب پکے اور مخلص **عامل بالحدیث** تھے۔ خود شیخ اللہ دیا صاحب بھی اہل حدیث تھے میں خود ان ایام میں حنفی کہلاتا تھا ایک شخص حافظ **عبدالباقی** صاحب (جو کٹر **حنفی** تھے) بھی روزانہ وہاں آتے اور عصر کی نماز کے بعد شیخ اللہ دیا صاحب کی دوکان پر ایک اچھا خاصہ مذہبی مجمع ہو جاتا تھا **مشن کمپونڈ** سے آنیوالے پادری اسی راستہ سے گذرتے اور وہاں ضرور ٹھہر جاتے کبھی ان سے اور کبھی حضرت میر صاحب اور حافظ صاحب سے مذہبی **مذاکرات** کا سلسلہ جاری رہتا۔

ان مجلسوں کی جب یاد آتی ہے تو عجیب لطف اور سرور طبیعت میں پیدا ہوتا ہے۔ غرض انہیں ایام میں حضرت **میر صاحب** رضی اللہ عنہ سے میری واقفیت ہوئی۔ اور خدا کا احسان اور محض فضل ہے کہ آج ۳۶ برس کے بعد میں اس تعلق کو زیادہ **شیریں** بہت **مضبوط** اور موثر پاتا ہوں۔ پس میں حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق جو کچھ لکھوں گا وہ میرے ۳۶ سالہ تجربہ کا نچوڑ ہے۔

میں میر صاحب قبلہ کی زندگی کے تفصیلی حالات اور سوانح اسمقام پر لکھنے کے لئے تیار نہیں بلکہ میں انکی **سیرۃ** کے بعض شمائل کا تذکرہ کرونگا جو ہمارے لئے **نشان سبیل** ہو سکتے ہیں۔

سادگی اور بے تکلفی

جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے میں ۱۸۸۹ء میں پہلی مرتبہ حضرت نانا جان سے ملا۔ اور سب سے پہلی بات جسنے مجھے انکی طرف متوجہ کیا اور میرے دل پر انکی عظمت کا نقش ہوا وہ انکی **سادگی** تھی۔

ان کے لباس میں کبھی **نمایش** یا **آرایش** کا پہلو مدنظر نہ ہوتا تھا بلکہ لباس کی غرض صحیح ستر پوشی اور موسمی لحاظ سے گرمی یا سردی سے بچاؤ ہوتا تھا۔ وہ ٹخنوں سے اونچا پاجامہ پہنا کرتے تھے اور چھوٹی سی سفید پگڑی یا رومی ٹوپی جو عموماً بغیر پھندنے کے ہوتی پہنتے تھے اخیر عمر میں افغانی ٹوپی کی طرز پر ہندوستان کی بنی ہوئی ٹوپی بھی پہنتے رہے۔ ان ایام میں انکا لباس کرتہ صدری اور اسپر سفید چغہ ہوتا تھا اور پاؤں میں لودھیانہ کی بنی ہوئی جوتی۔ غرض لباس میں کوئی تکلف نہ تھا۔ اور نہ کبھی انھوں نے اپنے عہدہ اور منصب کے لحاظ سے کسی برتری کا اظہار کیا۔ وہ غرباء کی اس مجلس میں آکر بیٹھتے اور جب تک بیٹھے رہتے مذہبی اور دینی تذکرے ہوتے۔

راستگوئی اور ایمانی جرأت

حضرت میر صاحب ان ایام میں اہلحدیث تھے (جنکو اس زمانہ میں وہابی کہتے تھے) اور اس گروہ کی سخت مخالفت ہوتی تھی۔ لودھیانہ وہاں کے مشہور کاوڑگر علماء "عبدالعزیز [illegible]" کے اثر کے نیچے تھا۔ اور اہلحدیث کی مخالفت ہوتی تھی مگر حضرت **میر صاحب** نے کبھی اپنے عقائد کے اخفاء کی کوشش نہ کی جہاں ذکر آتا دلیرانہ انکا اظہار کرتے اور یہ خدا کے فضل کی بات ہے کہ شریر سے شریر لوگ بھی انکے سرنہ ہوتے تھے جس عقیدہ کو انھوں نے صحیح سمجھا اسمیں کسی اپنے پرائے کا خیال نہیں کیا خدا کے لئے اسے قبول کیا۔

انکی زندگی میں اسکی بڑی نمایاں مثال یہ بھی ہے کہ ایک زمانہ میں جو زیادہ سے زیادہ ایک یا دو سال کا ہوگا انھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کو قبول نہیں کیا باوجود اس تعلق اور رشتہ کے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انہیں تھا انھوں نے جبتک دلائل عقلیہ اور شرعیہ سے اسکو سمجھ نہ لیا انکار کیا اور نہ صرف انکار کیا بلکہ مخالفت کی۔ یہ مخالفت گو ناجائز تھی مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تھی خدا کے لئے اسلئے وہ اس اختلاف میں بھی انشاء اللہ ماجور ہوں گے۔ ۱۸۹۳ء کے سالانہ جلسہ پر وہ قادیان آئے اور اسوقت مخالف ہی تھے مگر اس جلسہ کی برکات نے انکے سینہ کو کھولدیا اور پھر کبھی کسی شک و ریب نے راہ نہ پائی۔ اور اسکے لئے انھوں نے بہت بڑی بڑی قربانیاں کیں اپنے بہت سے عزیزوں اور زمانہ اہل حدیث کے معزز دوستوں کو خدا کے لئے ترک کر دیا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور سید نذیر حسین صاحب دہلوی سے بہت محبت کے تعلقات تھے مگر خدا کی رضا کے لئے انھوں نے

اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ

کا نمونہ دکھایا۔ انکی دلیری جرأت اور صاف گوئی جماعت میں ضرب المثل تھی گو کہ اس میں لازمی حرارت بھی ہو۔ ہر معاملہ میں وہ **راستبازی سے کام لیتے تھے** اور اسکے اظہار میں وہ ظاہرداری اور خودداری کے پہلوؤں کو ہمیشہ لغو سمجھتے تھے میں اس موقعہ پر ایک واقعہ کا بیان کرنے سے نہیں رک سکتا۔ وہ محکمہ نہر میں ملازم تھے افسران نہر نے ایک قاعدہ کے ماتحت ان سے سو روپیہ نقدی ضمانت طلب کی ان کے معاصرین نے زر ضمانت داخل کر دیا مگر میر صاحب نے کہا کہ میرے پاس روپیہ نہیں ہے۔ اور فی الحقیقت نہیں تھا۔

جو کام انکے سپرد تھا (اوورسیری کا) وہ اسمیں ہزاروں روپیہ پیدا کر سکتے تھے اور لوگ کرتے تھے مگر وہ حلال اور حرام میں خدا کے فضل سے امتیاز کرتے تھے اور انکی ملازمت کا عہد رشوت ستانی کے داغ سے بالکل پاک تھا۔

غرض انھوں نے صاف کہا کہ میرے پاس روپیہ نہیں۔ دوستوں نے افسروں نے ہر چند کہا کہ آپ روپیہ کسی سے قرض لیکر داخل کر دیں آپ یہی کہتے رہے کہ میں قرض ادا کہاں سے کرونگا۔ میری ذاتی آمدنی سے قرض ادا نہیں ہو سکتا اور رشوت میں لیتا نہیں۔ آخر انکو نوٹس دیا گیا کہ یا تو روپیہ داخل کرو ورنہ علیحدہ کئے جاؤ گے۔ انھوں نے عزم کر لیا کہ علیحدگی منظور ہے مگر معاملہ چیف انجینیر تک پہنچا۔ جب اسنے کاغذات کو دیکھا تو اسے بہت ہی خوشی ہوئی کہ اسکے محکمہ میں

ایسا امین موجود ہے

وہ جانتا تھا کہ سب اوورسیر اور اوورسیر ہزاروں روپیہ کما لیتے ہیں جو شخص **ایکسو روپیہ** داخل نہیں کر سکتا اور اسے علم ہے کہ اس عدم ادخال کا نتیجہ ملازمت سے علیحدگی ہے قرض بھی نہیں لیتا تاکہ اسکے چکانے کا ذریعہ اسکے پاس نہیں یقیناً وہ **امین** ہے اور میر صاحب کو ادخال ضمانت سے اسنے مستثنیٰ کر دیا۔ یہ تھا اثر انکی **دیانتداری** اور راستبازی کا تمام محکمہ کو اسپر حیرت تھی۔ میر صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ایک بنگالی ہیڈ کلرک انکا دوست اسی محکمہ میں تھا۔ اسنے ہر چند چاہا کہ وہ اپنے پاس سے اس زر ضمانت کو داخل کر دے مگر میر صاحب نے اسکو بھی اجازت نہ دی۔ یہ ایک ہی

واقعہ میر صاحب کی **سیرۃ** کے پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے اس سے انکی راستبازی - دیانت - ادائے فرض کا فکر اور عہد کی پابندی ایک ہی وقت ثابت ہوتی ہے - انہوں نے اس بات کی پروا نہ کی کہ انکے ہم چشم اور رفقاء کار کیا کہیں گے کہ ایکسو روپیہ میر صاحب کے پاس نہیں یہ تو بھلا **ملازمت** کا معاملہ تھا لوگ تو عام طور پر **وضعداری** قائم رکھنے کے لئے بھی اگر پاس نہ بھی ہو تو انکار نہیں کرتے اور خواہ قرض لے کر ہی دینا پڑے دوستوں اور روبرو کے سامنے اپنی تہیدستی کا اظہار نہیں کرتے اور یہ ظاہر ہی نہیں ہونے دینا چاہتے کہ ان کے پاس روپیہ نہیں مگر حضرت میر صاحب نے اس جھوٹی شیخت کی پروا نہ کی اور صاف طور پر اپنی حالت کا اظہار کر دیا - ہم سب جانتے ہیں کہ ایسے موقعہ پر لوگ کس سپرٹ سے کام لیتے ہیں غرض وہ **راستبازی** اور **جرأت** کے ایک مجسمہ تھے اور سچی بات کے کہنے سے خواہ وہ کسی کے بھی خلاف ہو کبھی رکتے نہیں تھے - اور یہ مثل بھی بارہا پڑھا کرتے تھے

سچ بات سعدی کہو سب کے منہ سے اتر رہے

انصاف پسندی راستبازی جرأت اور دلیری ان کے محکمہ میں ضرب المثل تھی - اور یہ جرأت محض انکی دیانت اور ادائے فرض کا نتیجہ تھی وہ کبھی بڑے سے بڑے افسر سے بھی نہ ڈرتے تھے اور اپنے معاملات کے متعلق اس دلیری سے جواب دیا کرتے تھے کہ دوسروں کو حیرت ہوتی تھی - باوجود طبیعت میں تیزی اور غصہ کے کسی سے دشمنی اور عداوت نہ ہوتی تھی اور دل کو ہمیشہ کینہ سے صاف رکھتے تھے اور جب حق ملجاوے اور اپنی غلطی کا علم ہو جاوے تو غلطی سے رجوع کر کے حق کو قبول کرنے میں ذرا بھی تامل نہ ہوتا تھا عام طور پر وجاہت اور دعائے علم و نجابت انسان کو اپنی بات کی پیچ کی عادت ڈال دیتے ہیں اور [illegible] مگر خدا تعالیٰ نے میر صاحب قبلہ کو اپنی غلطی سے رجوع کرنے میں بھی جرأت اور دلیری عطا کی تھی جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے کچھ عرصہ حضرت **مسیح موعود** علیہ السلام کا دعویٰ سمجھ میں نہ آیا مخالفت کرتے رہے لیکن جب اسکی حقیقت کھل گئی تو اپنی غلطیوں کا علی رؤس الاشہاد اقرار کیا اور ایک اعلان شائع کر کے رجوع کیا اس کے بعد ان کے بہت سے دوستوں نے جو مخالفت کر رہے تھے انکو پھر جادہ مستقیم سے ہٹانا چاہا مگر خدا تعالیٰ نے انکے سینہ کو کھول دیا تھا انھوں نے قطعاً توجہ نہ کی اور خود ان کو تبلیغ کرتے رہے اور یوماً فیوماً اس جوش اور غیرت دینی میں ترقی کرتے رہے -

صاف دلی

حضرت میر صاحب بہت ہی نیک دل اور سینہ صاف پاکیزہ طبیعت رکھتے تھے اگر کسی سے ناراض ہوتے تو اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ساری عمر اب اس سے آپکا کوئی واسطہ نہیں رہے گا مگر آپ کی عادت میں یہ امر داخل تھا کہ تین دن سے زیادہ غصہ کبھی نہیں رکھتے تھے اور خود سب سے پہلے السلام علیکم کہتے اصفائی کر لیتے تھے اور نہ صرف صفائی کرتے بلکہ بعض اوقات معذرت کرنے میں انہیں تامل نہیں ہوتا تھا اس خصوص میں آپکی زندگی کے بعض واقعات خاص اثر رکھتے ہیں -

فلاسفر کا ایک واقعہ

ہماری جماعت میں فلاسفر صاحب یعنی بابا الہ دین نام مشہور ہے جن ایام میں حضرت میر صاحب پنشن لیکر تشریف لائے - فلاسفر صاحب سے کسی بات پر تکرار ہو گیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ فلاسفر صاحب کو مار پڑی - معاملہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک پہنچا آپ نے فلاسفر صاحب کے حق میں فیصلہ کر دیا حضرت میر صاحب اور بعض دوسرے دوستوں نے فلاسفر صاحب سے معافی چاہی اور حضرت میر صاحب سب سے پہلے پہنچے انھوں نے ذرا بھی [illegible] نہیں کیا اس میں میر صاحب کی صاف دلی پر ہی روشنی نہیں پڑتی بلکہ ایمان کی جو یہ شرط ہے فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدون حرجا مما قضیت. نہایت شرح صدر کے ساتھ نہایت اخلاص اور جوش سے حضرت مسیح موعود کے ارشاد کی تعمیل کی

[illegible]

علماء سوء کے ہاتھوں سے اسلام کو بچاؤ

الحکم میں یہ تحریک متواتر جاری ہے کہ اسلام کے سب سے بڑے دشمن **علماء سوء** ہیں جنھوں نے مسلمانوں کو گمراہ کر دیا ہے اور اپنے سفلی اغراض و مقاصد کے لئے ناواقف اور سادہ طبع عوام کو اپنا غلام بنا رکھا ہے - **علماء سوء** کی ان کرتوتوں سے سمجھدار طبقہ اب واقف ہو رہا ہے اور اسکے متعلق ہر طرف سے آوازیں اٹھنی شروع ہو گئی ہیں اگر یہ تحریک اخلاص اور جوش سے جاری رکھی جاوے تو انشاء اللہ وقت قریب ہے کہ

حقیقی خدمات اسلام ہوسکے

اتحاد المسلمین کے لئے جو کوشش جاری ہوئی ہے وہ بھی اسی صورت میں کامیاب ہوگی جبکہ **علماء سوء** کو الگ کر دیا جائیگا اور اندرونی اختلاف کو مخالفت اور عداوت کا رنگ نہیں دیا جائیگا تعلیم یافتہ اور آزاد خیال طبقہ کے مسلمانوں کو مناسب ہے کہ وہ مسلمانوں کو تعصب و عناد کی ان زنجیروں سے نجات دلائیں جب تک **علماء سوء** کا انسداد نہیں ہوگا اسلامی دنیا میں امن و سکون اور **اتحاد عمل** ناممکن ہے - میں آج ذیل میں کا اقتباس معزز ہمعصر **مشرق** سے دیتا ہوں انکو پڑھ کر صاف معلوم ہو جائیگا کہ یہ گروہ کس قدر مضر اثر پیدا کر رہا ہے -

"غالباً ہماری عمر میں یہ پہلا اتفاق ہے کہ "تبلیغ کانفرنس" کی خوشگوار صدائیں آج کانوں میں پڑ رہی ہیں، مسلمانان لکھیم پور بالعموم اور بانیان کانفرنس بالخصوص ہماری دلی شکرگزاری کے مستحق ہیں، ہماری جمیعت اسلامی سے انکو کم از کم یہ توقع ضرور ہوگی کہ ہم انکی محنتوں کو بار آور کرنے کے لئے دل و جان سے کوشش کریں اور ہر مقام پر تمام ہندوستان میں ایسی کانفرنسیں بھی منعقد کریں بلکہ ہر جگہ ان رزولیوشنوں پر جو ان کانفرنسوں میں پاس ہوں دامے درمے قلمے سخنے اپنی اپنی حیثیت کے موافق عمل کریں اور ہمارا ہر فرد اپنی اپنی جگہ ایک ایک مبلغ بنجاوے - یہ ہے سچی اسلامی خدمت جو خدا کی طرف سے ہم پر فرض ہے اور جسکی تعمیل میں دنیا اور آخرت کی سرخروئی حاصل ہے"

صاحب صدر فرماتے ہیں کہ گذشتہ پچاس سال میں تقریباً ۸۰۰۰ آٹھ ہزار عالم مذہبی مدارس سے فارغ ہو کر اور سندیں لیکر نکل چکے ہیں مگر کسیکو نہیں معلوم کہ وہ کیا کر رہے ہیں - ہم بصد ادب عرض کرتے ہیں کہ یہ سند یافتہ علماء بیکار نہیں ہیں بڑا کام کر رہے ہیں اگر تبلیغ اور اتحاد بین المسلمین کا نہیں تو باہمی منافرت پیدا کرانے اور مخالفین اسلام کی ہمت بڑھانے میں فی الحقیقت کمال دکھا رہے ہیں ہر شخص واقف ہے کہ ان سند یافتہ علماء کے وجود قائم ہونے سے بیشتر ہمارے باہمی تعلقات نہایت خوشگوار رہتے - فرقہ وارانہ بحث و مباحثہ چند مسئلوں تک خاص بعض میں محدود تھے مسلم پبلک کو ان قصوں سے زیادہ سروکار نہ تھا مگر ان سند یافتہ علماء نے باہمی شادی بیاہ حرام ٹھہرا کر الم - تعزیوں فاتحہ درود اور عرس وغیرہ کو بدعت قرار دیکر اور سر بازار تبرے کہلوا کر تعصبات کی آگ ایک سرے سے دوسرے سرے تک مشتعل کرا دی جس کے بجھانے بغیر آب گنگ ناممکن ہے - یہ حضرات حضور خاتم النبیین صلعم کے سچے جانشین اور وحی الٰہی کے کامل مفسر تو بن بیٹھے مگر انک لعلیٰ خلق عظیم کے معنے تک نہ سمجھ سکے اس طرف سے جب کچھ سیری ہوئی تو میدان سیاست میں مدبرین جہاں کو شرمانے کھڑے ہو گئے اور کبھی کچھ کبھی کچھ فتوے دیکر دنیا میں اسلام جیسے پاک مذہب کا مضحکہ اڑا دیا - اور مسلمانان ہند کو ایک فتنہ عظیم میں لا ڈالا - ہم بالکل کمزور ہو چکے ہیں اور ان حضرات کے مزید احسان برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے - ہمارا ہر فرقہ اپنے اپنے عیوب کو دیکھے اور ہمارا ہر فرد اپنے اپنے عقائد اپنی اپنی جگہ دل میں رکھے - ایک دوسرے سے شیر و شکر ہو کر رہے - اپنی کہے دوسرے کی سنے اور غور کرے کسی سے پرخاش اور تعصب بالکل نہ رکھے اور ہر فرقہ اتحاد بین المسلمین اور تبلیغ کانفرنسوں میں اپنی اپنی قوتوں کو تمام و کمال صرف کر دے - جبکہ بیرونی حملوں سے فراغت پالیں اور مضبوط ہو لیں تو فرقہ وار کانفرنسوں کی خاص اور مناسب صورتیں باہمی مشوروں سے نکال سکتے ہیں - فی الحقیقت یہی دو کانفرنسیں (اتحاد بین المسلمین اور تبلیغ) اسلام کی شعاعیں ہندوستان بھر میں پھیلا کر مخالفین اسلام کی ہمتوں کو پست اور دانتوں کو کھٹا کر سکتی ہیں اور ان ہی کی طرف ایمان والے مسلمانوں کو ہمہ تن متوجہ ہو جانا چاہئے -

افسوس ہے کہ مسٹر کین و کنار جن کے خدا تک جدا ہوں ایک بن بیٹھیں اور کوئی کسی کے عقیدوں سے مطلق سروکار نہ رکھے مگر مسلمان بھائی بھائی جنکا خدا ایک ہو - رسول ایک - کتاب ایک ایک نہ ہو سکیں اور اخوت اسلامی کو لفظ مہمل ٹھہرا دیں، جو لوگ ذات پات کے ماننے والے چھوت چھات والی ذاتوں کے مرکب ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کا چھوا تک کھانا حرام سمجھیں باہم بغلگیر ہوں مگر مسلمان جنہیں سب مساوی ہوں اور جو ایک دوسرے کا جھوٹا کھانے میں ثواب سمجھتے ہوں بالکل مختلف نظر پڑیں اور اپنی متحد آواز تک قائم نہ کر سکیں -

افسوس ہزار افسوس کہ غیر مسلم اسلام کی تعلیم سے فائدہ اٹھائیں اور اسکی تقلید اپنے یہاں جاری کریں مگر مسلمان انکو دیکھ کر بھی سبق نہ لیں -

کہاں ہیں وہ مسلمان جو ہندو مسلم اتحاد کی خاطر سوراج کی خاطر جیلخانوں تک کو جنت کا دروازہ سمجھتے تھے؟ آج اتحاد بین المسلمین کی طرف توجہ بھی نہیں فرماتے - ان کی روپوشی اور خاموشی کی کوئی وجہ ضرور ہوگی - اور شاید یہ وجہ ہو کہ انھوں نے دنیا کو دین پر ترجیح دیکر اپنی رسوائی خریدی - کاش وہ رونما ہوں اور اتحاد بین المسلمین اور تبلیغ کانفرنسوں کی سوراج خلافت فنڈ سے اشاعت کریں اور دین دنیا میں ابد الآباد سرخرو رہیں -

ہم اخبار مدینہ اور مشرق کے شکرگزار ہیں کہ وہ ہماری خاموشی سے ہمت نہیں ہارتے اور مسلمانوں کو پکار رہے ہیں مگر یہ دو اخبار کریں تو کیا - کوئی ٹس سے مس تک نہیں ہوتا - کاش! مسلمانوں کا اسلامی خون موجزن ہو اور ان حالات پر بحث مباحثہ ہو ہو کر تمام مرحلے طے ہو جائیں اور یہ کانفرنسیں اپنا زور دنیا کو دکھا سکیں - اللہ ہماری مدد فرمائے ✤

نئی روشنی کے مولوی

ہمعصر مشرق رقمطراز ہے کہ "لکھیم پور جو اجتماع تبلیغ کے سلسلہ میں ہوا تھا اسکی کامیاب روئداد اب اخباروں میں شائع ہوگئی ہے مگر سب سے زیادہ قابل تعریف یہ امر ہے کہ مسلمانان لکھیم پور اپنے بھائیوں کی خدمت نہایت حوصلہ اور سیر چشمی سے کی ہاں بعض مولویوں نے بعض موقعوں پر نہایت درجہ رکیک حرکت کی مثلاً ایک موقعہ پر جب چاء و ناشتہ پیش کیا گیا تو شورش خلافت کے دور کے ایک مشہور مولوی نے جنکی طلاقت لسانی مشہور ہے اُبلے ہوئے انڈے نہ ہونے سے سخت برہمی ظاہر کی اور ان کے لائے جانیکا تقاضا کیا میزبانوں نے معذرت کی اور بہت جلد تعمیل ارشاد کی کوشش کی بالآخر اس مولوی نے بعد بصد لجاجت و اصرار چاء اور ناشتہ انڈوں کے آنے پر قبول کیا بظاہر معمولی واقعہ ہے لیکن تبلیغ کے نظام کے اندر ایک ایسے عنصر کا پایا جانا ثابت کرتا ہے جو دوسرے درجہ کا کرایہ آمد و رفت وصول کرتا ہے اور تنعم و تعیش مغربی کے ساتھ خدا کے دین کی خدمت کرنا چاہتا ہے اگر تبلیغ کرنے والے مولوی بغیر چاء اور انڈے اور توس کے کام نہ کرینگے تو پھر عصر جدید کے مجاہدہ میں کیسے کامیاب ہونگے پس نظام تبلیغ میں للّٰہیت اور ایثار کا جذبہ پیدا کرنا چاہئے نہ کہ نمایش و تنعم پسند ارباب حل و عقد کو درخور ہونا چاہئے"

معزز ہمعصر کو معلوم نہیں کہ یہ صاحبان جبہ و دستار جب فتنہ ارتداد کے میدان میں تجارتی اصول پر گئے تھے تو ان میں بعض چاء کے ساتھ بسکٹوں کے اقسام پر لڑ پڑے تھے تبلیغ و اشاعت کا ڈھونگ تو ایک تاجرانہ رنگ رکھتا ہے ان سے ایثار و قربانی کی توقع کرنا سراسر غلطی ہے یہ جنس تو انہیں لوگوں کے پاس ملے گی جو انکی جناب سے ضال مضل اور سنگساری کے فتوے حاصل کر چکے ہیں اگر اسلام کی اشاعت اور اسلامی روح کو پیدا کرنا ہے تو ان نادان دوستوں کو اس میدان سے نکال دو۔ ورنہ یہ اسلام کو بدنام کرینگے اور مسلمانوں کو گمراہ +

ترکی میں مولویوں کی گرفتاریاں

ان مولویوں کی گرفتاریاں ہونی شروع ہوگئی ہیں جو بالکل پرانی چال کے ہیں۔ اور واقعہ یہ ہے کہ یہ لوگ یہ کہہ کہہ کر کہ یہ حکومت غیر شرعی ہے بہت بیچینی پیدا کرتے ہیں جاہل عوام سیاست یا مذہب کی حقیقت سے بیخبر ہوتے ہیں وہ ان باتوں میں آجاتے ہیں استنبول میں ایک شخص رسول خوجہ کچھ عرصہ سے اس قسم کے زہر آلود وعظ کہا کرتا تھا آج اُسے گرفتار کر لیا گیا انقرہ کا محکمہ استقلال اسکے لئے سزا تجویز کریگا جو غالباً بہت ہوگی۔ اسیطرح ایک شخص صالح پاشو گرفتار ہوا ہے یہ بھی دین کی آڑ میں لوگوں کو بہکاتا پھرتا تھا۔ دیگر مقامات سے گرفتار ہو کر عبدی روحی آفندی شکری ونوزاد رعطا حلبی آئے ہیں انکا مقدمہ بھی انقرہ میں محکمہ استقلال کے سامنے پیش ہے مینمن کے علاقہ میں نو آدمی اس جرم پر گرفتار ہوئے ہیں کہ وہ دین کے نام سے جھوٹی باتوں کی اشاعت کرتے تھے اور جن مسائل کا شرعی کتابوں میں وجود نہیں انپر زور دیتے تھے گرفتار ہونیوالوں کے نام حسب ذیل ہیں سابق رئیس بلدیہ سلیمان۔ یکنی صادق۔ ضیاء آفندی۔ ثاقب۔ نائف طورہ حاجی محمد سلیم آفندی۔ مصطفیٰ کہیا۔ مصطفیٰ آغا۔ چرکس رشید آفندی۔ انکے علاوہ اطنہ میں

حکومت افغانستان کے ظالمانہ فعل کے خلاف لنڈن میں جلسہ

شہید نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت کے واقعہ پر لنڈن پریس اور پبلک نے حکومت افغانستان کے سنگدلانہ فعل کے خلاف اظہار نفرت کرنے میں کوئی کمی نہ کی تھی اور ایک خاص احتجاجی جلسہ منعقد کر کے جمعیتہ الاقوام افغانستان اور دوسری حکومتوں کو تار دیئے تھے۔ اب جبکہ دوبارہ اس ظالمانہ فعل کا اعادہ افغانستان کے دار الخلافہ میں ہوا تو لنڈن کے پریس نے پہلے سے زیادہ اظہار نفرت کیا اس جلسہ میں ہر طبقہ کے با اثر اور قابل آدمی موجود تھے چنانچہ اسی جلسہ میں حسب ذیل تجویز منظور ہوئی ہے:۔

ہم دستخط کنندگان اس اصول کے حامی ہیں کہ آزادی ضمیر انسان کا پیدائشی حق ہے اور ہم حکومت افغانستان کے ان بیان کردہ فعل کے خلاف پُر زور احتجاج کرتے ہوئے اسکو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ حکومت مذکور نے دو احمدیوں کو اختلاف رائے کی بنا پر سنگسار کر دیا ہے اور ہمیں امید ہے کہ حکومت افغانستان آیندہ کبھی ایسا رویہ اختیار نہ کرے گی جو مہذب دنیا کے خیالات و خواہش سے اسقدر متضاد ہے۔

دستخط اے۔ آر نکولس ایم۔ اے ڈاکٹر آف لٹریچر ایل ایل ڈی پروفیسر کیمبرج (۲) ایچ۔ جی ولش (۳) اے کونان ڈائیل ایم۔ ایچ۔ ایل ایل ڈی (۴) جی۔ آر۔ ایس۔ میڈ و بے۔ اے ایڈیٹر کویسٹ لنڈن (۵) مسز سٹنی بی ایل۔ ایل ڈی ڈاکٹر آف لٹریچر پروفیسر انگریزی لنڈن۔ (۶) سر الیور لاج الیٹ۔ آر۔ ایس ڈاکٹر آف سائنس ایل ایل ڈی (۷) کرنل سر فرانسس ینگ ہسبنڈ کے۔ سی۔ ایس آئی ایل ایل ڈی ڈاکٹر آف سائنس مندرجہ بالا تجویز کی نقول امیر افغانستان و جمعیتہ اقوام اور حکومتہائے اضلاع متحدہ۔ امریکہ۔ فرانس۔ اطالیہ۔ جرمنی۔ جاپان۔ ترکی۔ مصر اور ہندوستان کو بھیجی گئی ہیں۔

حکومت افغانستان کو معلوم ہو چکا ہے کہ اسکا یہ فعل دنیا کی تمام حکومتوں اور پبلک میں نہایت نفرت اور حقارت دیکھا گیا ہے اور سوائے ہندوستان کے چند علماء سوء کے (جو ہر طبقہ میں ملامت ہو رہی ہے) کبھی مذہب و ملت کا انسان اسکو انسانی فعل نہیں سمجھتا +

فدائی سلسلہ منشی ہاشم علی صاحب کی وفات

حضرت منشی ہاشم علی صاحب کا نام میری کسی معرفی کا محتاج نہیں آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت ہی پرانے مخلصین میں سے تھے آپ کے دعوے سے بھی پہلے حضور کے ساتھ تعلق محبت و ارادت رکھتے رہے ۱۹۲۴ء دوسری رمضان کو انھوں نے [illegible] سال کی عمر میں وفات پائی۔

مرحوم کچھ عرصہ سے بیمار چلے آتے تھے۔ وہ سلسلہ کے نہایت ہی مخلص اور فدائی تھے۔ سلسلہ کے تمام کاموں اور تحریکوں میں سب سے اول حصہ لینے کی خواہش رکھتے تھے اور لیتے تھے ہمیشہ مالی تحریکوں میں اپنی طاقت سے بڑھ کر حصہ لیتے۔ سالانہ جلسہ کی تقریب پر لنگر خانہ میں اجناس اور دوسری اشیاء کے دینے کی سب سے ابتدائی تحریک انکی طرف سے ہوئی تھی۔ انھوں نے نمک کا کل خرچ ایک (۳) مبارک تحریک کا آغاز کیا اور مجھے یقین ہے کہ انکا یہ اخلاص ہمیشہ اس نیک عمل کو صدقہ جاریہ کی صورت میں اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ کے ماتحت رکھے گا۔

سلسلہ کی کتابوں اور اخبارات کی اشاعت میں بڑی کوشش کرتے تھے اور کبھی اور کسی حال میں انکو کوئی شک و شبہ پیدا نہیں ہوتا تھا۔ غرض مرحوم بہت سی خوبیوں کے جامع تھے انشاء اللہ العزیز کسی دوسری صحبت میں ان کے حالات زندگی کا تفصیلی تذکرہ لکھوں گا۔ الحکم کے ساتھ اور خاکسار ایڈیٹر الحکم کے ساتھ بھی انہیں للّٰہی محبت تھی ہمیشہ وہ الحکم کی قیمت [illegible] دیتے رہے اور اسکی اعانت کے لئے وہ ہر طرح آمادہ رہتے تھے۔ ایسے مخلص وجود کی وفات یقیناً رنج اور افسوس کا موجب ہوتی ہے لیکن آخر اسی راستہ پر سب کو گذرنا ہے مرحوم کے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنی رضاء کے مقام میں اٹھائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ احباب اس مخلص بھائی کا جنازہ غائب پڑھ کر اور اسکی ترقی مدارج کے لئے دعا کر کے اظہار ہمدردی کریں +

چونکہ مرحوم کو الحکم سے محبت تھی میں اعلان کرتا ہوں کہ انکی یاد تازہ رکھنے کے لئے جب تک الحکم زندہ رہے گا ایک کاپی مفت کسی ایسے شخص کو دی جاوے گی جو الحکم کے پڑھنے کا خواہشمند ہو اور قیمت نہ دے سکتا ہو۔ حاجت مند اپنی درخواست اپنی انجمن کے سکرٹری کی معرفت بھیجدیں۔ (عرفانی)

شمائل و اخلاق مسیح موعود کا دوسرا حصہ شائع ہو گیا

الحمد للہ سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ میں شمائل و اخلاق احمد کا دوسرا حصہ شائع ہو گیا۔ یہ حصہ ۸ جزو پر شائع ہوا ہے جو احباب مستقل طور پر سیرۃ کے خریدار ہیں انکی خدمتمیں بذریعہ وی پی بھیجا جا رہا ہے وہ وصول کر کے اپنے خادم کو شکر گزاری کا موقعہ دیں اسکے بعد جلد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات کی ایک جلد شائع ہوگی۔ (عرفانی)

حضرت خلیفۃ المسیح کی شادی

معزز معاصر **الفضل** کی کسی گذشتہ اشاعت میں میرے محترم بھائی قاضی اکمل صاحب نے ڈرتے ڈرتے حضرت خلیفۃ المسیح کے نکاح کا سوال خواتین سلسلہ کی ضروریات کے پہلو کو مدنظر رکھکر چھیڑا تھا۔ میں ان ایام میں بیمار تھا تاہم میں نے اسکی تائید میں ایک نوٹ لکھا جو ۷۔ اپریل کی اشاعت میں نکل سکتا تھا مگر میری علالت اسمیں تعویق کا موجب ہوئی۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ تحریر تجویز و تائید ہی حد تک نہ رہی بلکہ اس نے عملی صورت اختیار کر لی چنانچہ ۱۲ اپریل ۱۹۲۵ء کو بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں اس نکاح کا اعلان خود حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اس تقریب مبارک پر جو خطبہ آپ نے دیا وہ سراسر **رقت قلب** اور **توجہ الی اللہ** میں ڈوبا ہوا تھا۔ اسکے لفظ لفظ سے ان ذمہ واریوں اور احساسات کی ایک برقی رو نکلتی اور جماعت پر اثر پیدا کر رہی تھی جو آپ اس رشتے کے تعلق کے باعث سمجھتے ہیں۔

اگر خواتین سلسلہ کی تعلیم و تربیت کا زبردست احساس آپ کے قلب پر نہوتا اور سیدہ امۃ الحی رضی اللہ عنہا کی وفات نے جس قسم کا نقصان پہونچایا اس کا اثر نہوتا تو آپ یقیناً کسی نئی ذمہ واری کو جو نکاح کی صورت میں پیدا ہوتی ہے قبول کرنے کے لیے طیار نہ تھے۔ مگر سلسلہ کی ضروریات جہاں ہر روز بلکہ ہر ساعت آپکو جن قربانیوں میں سے گذار رہی ہے خواتین سلسلہ کی اصلاح اور فلاح کے خیال اور بیقراری نے آپکو اس جدید قربانی پر مجبور کر دیا ہے۔

دشمن سے دشمن بھی اس خطبہ کو سنکر اور اس وقت کی آپ کی گداز حالت کو دیکھکر اگر شرافت سے کام لے تو سمجھ سکتا ہے کہ اس نکاح کی غرض و غایت کیا ہے؟ بہر حال خدا تعالےٰ کی منشاء اور مشیت کے ماتحت آپ نے اس نکاح کا جسکے لیے سلسلہ کی بہت سی ضروریات داعی تھیں اعلان کیا۔

یہ نکاح حضرت مولوی **عبدالماجد صاحب** بھاگلپوری کی دختر نیک اختر مکرمہ سارہ بیگم صاحبہ سے ایک ہزار مہر پر ہوا ہے۔ حضرت مولوی **عبدالماجد صاحب** سلسلہ کے ایک قدیم مخلص اور بہت بڑے جید عالم ہیں۔ بھاگلپور میں آپ خاص عزت و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں کیا بلحاظ اپنے علم و فضل کے اور کیا بلحاظ اپنے تقویٰ و طہارت کے۔

آپ کا خاندان ایک علم دوست اور علم پرور خاندان ہے **کثیر تعداد نوجوانوں** کی آپ کے فیض علم سے حصہ لے چکی ہے۔ آپکی صاحبزادی بھی زیور علم سے آراستہ ہے۔

محترمہ سارہ بیگم اور حضرت مولوی صاحب کی سعادت اور خوش قسمتی میں کیا کلام ہو سکتا ہے کہ اس تعلق جدید سے انھیں **حضرت خلیفۃ المسیح** کی دعاؤں اور خدمت سلسلہ کا بیش از بیش موقعہ ملیگا اور یہ خدا تعالےٰ کے بے پایاں فضل اور رحم کا ایک بین نشان ہے۔ میں اس تعلق پر حضرت مولوی صاحب کو (جنکے ساتھ اس نیازمند کو عرصہ دراز سے محبت و اخلاص کا تعلق ہے) اور ان کے خاندان کو مبارکباد دیتا ہوں۔

اس تقریب پر احمدی جماعت کے نمایندے مرکز کے مسجد اقصیٰ میں موجود تھے اور سب کو اس خاص تقریب پر شمولیت اور دعاؤں میں شریک ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تین سو مرتبہ اس نکاح کے لیے استخارہ اور دعا کی ہے۔ اسی سے اہمیت ظاہر ہے کہ کسقدر **توجہ الی اللہ** آپکو اس امر میں ہوئی ہے۔ بہر حال یہ تعلق خواتین سلسلہ کی تعلیم و تربیت کے انتظام میں ایک **جدید باب** کا افتتاح ہے اللہ تعالےٰ ان تمام مقاصد اور ارادوں کو کامیاب اور بارور کرے جو اس نکاح سے حضرت امام نے وابستہ رکھے ہیں۔

آخر میں حضرت **خلیفۃ المسیح** کے حضور اخلاص و عقیدت کے ساتھ قارئین الحکم کیطرف سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے حضرت مولوی عبدالماجد صاحب اور اونکے خاندان اور جماعت بھاگلپور کو بھی **مبارکباد** دیتا ہوں کیونکہ اس تعلق سے **بھاگلپور** کی جماعت کا مقام بھی خدا کے فضل سے بلند ہو گیا ہے۔

تبلیغ سلسلہ کا نظام

مجلس مشاورت میں تبلیغ سلسلہ کے نظام پر بحث ہوئی جسے تفصیل کے ساتھ ضرورتاً درج کیا جاویگا۔ ناظر دعوت و تبلیغ نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کی بنا پر ایک سکیم تبلیغ سلسلہ کے نظام کے لیے پہلے سے چھپوا رکھی تھی۔ حقیقت میں سلسلہ کی تبلیغ جب تک کسی نظام کے ماتحت نہو اور ایک قاعدہ اور ضابطہ سے نہو اسکے نتائج کے متعلق کوئی رائے قائم نہیں ہو سکتی اور ایک مشہور اور مسلم منتظم جماعت کا صیغہ تبلیغ کسی نظام کو لازماً چاہتا ہے۔

ناظر صاحب نے اس نظام تبلیغ کے ذریعہ ہر **احمدی** کو مبلغ بنانا چاہا ہے اور یہ کوئی ایسا مطالبہ نہیں جو نیا ہو بلکہ یہ اسی **گھڑی شروع** ہو جاتا ہے جبکہ کوئی شخص احمدیت کے عہد کو قبول کر لیتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار اس شخص کے ہاتھ پر کرتا ہے جسکو خدا تعالےٰ نے اپنے **مرسل و مامور کا جانشین اور خلیفہ** بنایا ہے۔

پس یہ ذمہ واری تو ہر احمدی ہونے کے وقت سے ہی عاید ہو جاتی ہے اب صرف اس ذمہ واری کو ادا کرنے اور **اپنے فرض سے غافل نہ رہنے کا سوال ہے۔**

اس کیلئے ناظر صاحب نے چاہا ہے کہ احباب اس کام کو باقاعدہ سکرٹری تبلیغ کی ہدایت کے موافق کریں اور وہ باقاعدہ اسکے لیے وقت دیں۔ یہ تو انفرادی تبلیغ کی صورت ہوگی۔

اجتماعی تبلیغ کے لیے اونھوں نے سالانہ جلسوں کی تحریک کی ہے اور یہ تحریک مجلس مشاورت میں پاس بھی ہو گئی ہے۔ **سالانہ جلسوں** سے انشاء اللہ العزیز بہت بڑے فائدے ہوں گے۔ ان جلسوں میں سادگی اور کام کرنے کی اصلی روح سے کام لیا جاوے۔ اس سے یہ بھی بڑا فائدہ ہوگا کہ احباب کو باہم ملتے رہنے کے موقعے میسر آتے رہینگے اور جماعت میں **اتحاد اور اخوت کی قوت** مضبوط ہوگی اور جلد جلد ملنے کے لیے **ایک جوش اور تحریک** ہوتی رہیگی۔ اور انفرادی تبلیغ کرنے کے جذبہ سے ہر شخص کو اپنی علمی قابلیت سلسلہ کے متعلق معلومات بڑھانے کا موقع ملیگا۔ اسلیے اپنی ذمہ داری کا احساس کر کے وہ اس امر کے لیے طیار ہوگا۔

غرض یہ **نظام تبلیغ** بہت ہی قابل قدر اور واجب العمل ہے مجلس مشاورت نے اسکو تسلیم کر لیا ہے اور پاس کر دیا ہے اب ضرورت ہے کہ عملی طور پر اسے کامیاب بنایا جاوے۔ اسلیے کہ کسی تجویز کا پاس کر لینا کوئی ایسی بات نہیں ہے یہ بالکل معمولی امر ہے۔ لیکن اصلی چیز اسکو **عملی صورت** دینا ہے۔ اسلیے امید ہے کہ ہمارے دوست اس تجویز کو کامیاب بنانے کے لیے اپنے **تبلیغی نظام** کو عملاً مضبوط اور کامیاب بنائینگے اور جب **اتحاد فی العمل** کے اصول پر ہم ملکر کام کریں گے تو خدا کے فضل سے **ہر کامیابی کا یقین ہے۔ اسلیے کہ خدا چاہتا ہے کہ یہ سلسلہ آفاق میں پھیل جاوے۔**

سنی کانفرنس کو نیا خطاب مبارک ہو

لکھنؤ کا اخبار سچ کھری کھری باتیں کہنے سے نہیں رکتا اسنے اپنے تازہ ترین پرچہ میں سنی کانفرنس کا نام پاپایان اسلام کا اجتماع رکھا ہے اور اس اجتماع نے سنت اور اہل سنت کی جو تعبیر کی اسکا خلاصہ سچ کے الفاظ میں سنو۔

"اس اجتماع کے ذکر میں سنت اور اہل سنت کا لفظ ضرور آیا جسپر کچھ کہے بغیر آگے جانا بھلا معلوم نہیں ہوتا۔ یہ لفظ تو اپنے اصل معنے کے لحاظ سے قلب و من میں ایک زندگی پیدا کرنے والا لفظ ہے لیکن افسوس ہے کہ جب ہم پاپایان ہندوستان کے لغت میں اس کے استعمال کو دیکھتے ہیں تو ہر چیز اوس مبارک نمونہ کے خلاف اور عکس پاتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پاک اصحاب نے قایم کیا ہے آج اونھوں نے سنت نام رکھا ہے قبروں کے میلے کا خانقاہوں کے جھگڑوں کا اور حال و قال کے جلسوں کا سبحان اللہ ہذا بہتان عظیم۔ ایک طرف تو یہ عالم کہ ذکر ولادت کے موقع جو نہ اوٹھے وہ بے ادب اور بے ادبی کے الزام میں نہ معلوم کن کن خطابات کا مستحق ہو

کیا حضرت خلیفۃ المسیح تیسری شادی کریں؟

خواتین جماعت کی بہبودی کا اقتضا یہی ہے

الفضل کی ۷۔ اپریل سنہ ۱۹۲۵ء کی اشاعت میں قاضی اکمل صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی تیسری شادی کا سوال اٹھایا ہے۔ اگرچہ انہوں نے ڈرتے ڈرتے اس بحث کو شروع کیا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ

یہ سوال نہایت اہم اور ضروری ہے

اسلیئے کہ خواتین کی تعلیم و تربیت کا سوال صرف انکی ذات تک موثر نہیں بلکہ ہماری آیندہ نسلوں اور قوم کی تعلیم و تربیت کا مدار

ان ماؤں پر ہے۔

جنکی گود میں وہ پرورش پائینگی۔ اور اگر آج انکی تعلیم و تربیت صحیح اصول پر نہوئی تو اندیشہ ہے کہ ہم اپنے مستقبل کو خدانخواستہ نقصان پونہچالینگے۔ عہد حاضرہ میں تعلیم و تربیت کا جو رنگ آرہا ہے وہ یوروپ کی تقلید اور فیشن کی غلامی اپنے اندر رکھتا ہے۔ ہمکو اپنے بچونکی تعلیم ایسے اصول پر کرنی چاہیئے کہ وہ آئیندہ نسل کو مخلص مسلم احمدی بناسکیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو اسکا جسقدر احساس ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ آپنے باوجود اپنے دوسرے مشاغل سلسلہ کے خواتین کے لیئے ایک مدرسہ اپنے مکان میں اپنی نگرانی اور اہتمام میں جاری فرمایا۔ اور آپ خود بھی ایک معلم کی حیثیت سے درس دیتے ہیں۔

صرف آئیندہ نسل کی تعلیم و تربیت ہی کا سوال اہم نہیں۔ بلکہ موجودہ ضروریات بھی اسکی داعی ہیں کہ احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت میں موجودہ زمانہ کے علوم کو اسلامی قالب میں ڈھال کر سکھایا جائے۔ اسلیئے کہ مغربی اقوام میں جو اسلام پھیل رہا ہے اور وہاں سے جو خواتین آتی ہیں انکو اسلامی حقایق و معارف سے علمی طور پر واقف کرنا بھی اہم فرائض میں ہے۔ اگر وہ آکر ہماری مستورات کو علمی حیثیت سے گرا ہوا دیکھیں تو جو کچھ انہوں نے اسلام کے خلاف سنا ہوا ہے اسکا عکس پھر ان پر آگرتا ہے۔ اور یہ باتیں چاہتی ہیں کہ کوئی ایسی خاتون ہو جسنے حضرت خلیفۃ المسیح سے براہ راست پوری تعلیم اسلام حاصل کی ہو اور وہ مروجہ علوم کو بھی جانتی ہو۔ اور وہ مستورات کی تعلیم کی انچارج ہو۔ مرحومہ سیدہ امۃ الحی صاحبہ سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں مگر موت نے انکو مہلت نہ دی اسلیئے ضرورت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایک یا ضرورت ہو تو دو شادیاں کریں جنکو اسی نظام اور سکیم کے موافق جو آپنے سفر یوروپ کے بعد طیار کیا تھا خود تعلیم دیکر احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیئے طیار کریں کہا جاسکتا ہے کہ جبکہ پہلے دو بیویاں آپکی موجود ہیں کیوں انہیں سے کام نہیں لیا جاتا؟ مگر میں بڑے ادب سے کہونگا۔ کہ اشاعت و تعلیم اسلام کا کام جسقدر وسیع ہے وہ ظاہر ہے۔ آپ کے بڑے حرم کے ذمہ اپنے بچونکی تعلیم و تربیت کا خدا کے فضل سے بہت بڑا میدان ہے باایں وہ اپنی طاقت کے موافق حصہ لینے میں مضایقہ نہیں کرتی ہیں مگر انکی مصروفیت ظاہر ہے۔ دوسری بیوی اسوقت بے شک ممد ہوسکتی ہیں لیکن یہ کام ایک کے کرنیکا بھی نہیں اور ایک سے زیادہ وجود جبتک طیار نہ ہوں۔ نہیں کہا جاسکتا کہ کون بہتر طریق پر سر انجام دے سکیگا۔ اسلیئے آپکو احمدی خواتین کی اصلاح آئیندہ نسلوں کی اصلاح اور موجودہ ضروریات تبلیغ و ہدایت کو مدنظر رکھکر

ایک اور شادی کرنی چاہیئے۔

میں قاضی اکمل صاحب کی رائے سے بالکل متفق ہوں اور اور یہ امر واقعہ ہے کہ حضرت امام کے لیئے یہ بہت بڑی قربانی اور بہت بڑا مجاہدہ ہے لیکن سلسلہ حقہ کی نشر و اشاعت اور آئیندہ نسلوں کی حفاظت دینی کا اقتضا یہی ہے کہ احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کسی ایسی خاتون کے ہاتھ میں ہو جو براہ راست اور بلا تکلف علوم خلافت سے حصہ لے۔

اگرچہ یہ سوال آپکا ذاتی سوال اور پرائیویٹ معاملہ سمجھا جاسکتا ہے لیکن چونکہ اسکا اثر جماعت کے مفاد اور اغراض سلسلہ پر پڑتا ہے اسلیئے میں جائز سمجھتا ہوں کہ اسپر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔

میں جانتا ہوں کہ نادان اور حاسد دشمن اسپر اعتراض کرینگے مگر محض اعتراضوں سے ڈر کر ہم سلسلہ کے مفاد اور مقاصد کی تکمیل کے ذرایع کو ترک نہیں کرسکتے اسلیئے نہایت زور سے میں اس تحریک کی جو سلسلہ کے لیئے از بس بابرکت اور اہم ہے تائید کرتا ہوں اور جسقدر جلد ممکن ہو اسکو عملی صورت دینے کی فکر کرنا لازمی ہے۔

جیسا کہ قاضی صاحب نے لکھا ہے ایسے ممتاز خاندان ہیں جو اپنے اخلاص و عقیدت کے ساتھ عربی اور انگریزی علوم سے دلچسپی رکھتے ہیں اور اپنی دینداری اور تقوے طہارت میں بھی شاندار نمونہ رکھتے ہیں اور انکی دلی تڑپ ہے کہ انکی اولاد خادم دین ہو بہرحال یہ تحریک ہر طرح قابل عزت اور لایق عمل ہے۔

(عرفانی)

قتل مرتد کی بحث کے نتائج | ہمعصر سچ کہتا ہے

کہ کابل کے واقعات سنگساری کے بعد سے ہمدردی کا جذبہ غیر احمدی مسلمانوں میں بہت ترقی کر گیا ہے۔ پہلے اگر انکے ساتھ ہمدردی رکھنیوالا خال خال کوئی مسلمان تھا تو اب مسلمانوں کی اچھی خاصی ایک جماعت انکی ہمدرد پیدا ہوگئی ہے۔

سچ ہمدردی کی اس رو کو دیکھتے ہوئے لکھتا ہے۔

> اندیشہ ہے کہ مظلوم احمدیوں کے ساتھ ہمدردی و ہم خیالی عام مسلمانوں میں نہ پھیل جائے ہمارے جو بھائی دربار کابل کے طرز عمل کی داد دینے اور سراہنے میں لگے ہوئے ہیں وہ سوچیں کہ تاریخ میں ابتک سختی و سخت گیری کے کیا نتیجے پیدا ہوتے رہے ہیں؟

سچ یہی ہے کہ مظلوموں کا خون آخر اپنا رنگ لائیگا اور ہر وہ شخص جسکا ضمیر مر نہیں گیا ظالموں کے اس فعل کی کبھی داد نہیں دے سکتا ہمعصر سچ عقیدہ کے لحاظ سے ہمارے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ مگر اسکی ضمیر ابھی زندہ ہے۔

زمین کابل

فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

کابل کے واقعات سنکر آجکل ہر صاحب قلب سلیم کے دل میں نوک غم اپنا کام کر رہی ہے اون پر شور و شر ملانوں کے علاوہ جنکا کام فتنہ کی آگ کو سلگا کر تماشہ دیکھنا ہے ہر شخص ان واقعات سے متاثر ہو رہا ہے۔ ہندو آریہ اخبارات باوجود دلمیں عناد اسلام کے اس معاملہ میں متفق اللفظ ہو کر اظہار نفرت کر رہے ہیں انگریزی بلاد میں پروٹسٹ کے اوبال نے ہیجان پیدا کر دیا ہے اور باوجود عدم مخاصمت افغانی گورنمنٹ کے اس قصہ کو سنکر جو مولوی نعمت اللہ خاں شہید اور دو اور احمدیوں پر گذرا ہے اپنے دل میں اس امر کا غصہ محسوس کرتے ہیں کہ کیوں انسانی نسل سے ایسا ضمیر خراش برتاؤ کیا گیا ہے نہیں معلوم افغانوں کے دل کیسے احساس تکلیف بنی نوع سے خالی ہوگئے ہیں کہ وہاں یہ توقع روز افزوں ہو رہی ہے کہ بیس ۳ کے قریب اور احمدیوں کے ساتھ ایسا ہی ظالمانہ سلوک کیا جانا قرین امکان ہے اور اس کی آرزو میں دن اور ہفتے گذر رہے ہیں

اگرچہ امیر امان اللہ خانصاحب بعض مجبوریوں کی وجہ سے ملانوں کے اس فعل کو قابل ملامت نہیں سمجھتے بلکہ اونکی تقلید کو اپنا فرض دینی اور حفاظت ملکی تصور کرکے ایسے امن شکن قوانین نافذ کر رہے ہیں جنسے اہل ہند اور اہل یوروپ اور دیگر ممالک متاسف ہوئے بدون نہیں رہ سکتے۔ مگر وہ اسقدر ضرور غلطی کر رہے ہیں کہ ان خونونکی آلودگی سے اونکا دامن پاک ہے اور کہ اسکے ذمہ دار صرف افغان ملاں ہیں۔ بلکہ اونکو گذشتہ واقعات سے سبق حاصل کرنیکا وقت باقی تھا کہ جسطرح امیر حبیب اللہ خاں اور انکے والد امیر عبدالرحمن خاں اون دو کریوں کے قصاص سے معہ کارکنوں کے محفوظ نہیں رہ سکے جو اون کے ہاتھوں یا

اجازت سے کابل میں ذبح ہوئیں - یعنے حضرت شہزادہ صاحب مولوی **عبد اللطیف** شہید مرحوم اور اون کے شاگرد عبد الرحمن شہید کی شہادت کا قصاص قدرت نے اونسے لیکر چھوڑا (مگر خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں جنکے کان بہرے ہیں اور آنکھیں بے نور اونکو اس سے عبرت نہیں ہوتی) اسطرح کہیں اونکو بھی یہ مصیبت سر پر نہ آپڑے - مگر قبل از وقت عبرت اونھیں کو ہوتی ہے جنکی قسمت میں بچنا یا سنبھلنا مقدر ہوتا ہے -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰت والسلام الی یوم القیام نے ہمارے سامنے ان واقعات کی خبر خدا تعالے سے پاکر اسکو دنیا میں شایع کیا تھا جنمیں دو بکریوں اور تین بکروں کے ذبح کیئے جانے کا ذکر تھا اور اب تک کتابوں اخباروں میں وہ پیشگوئیاں منضبط چلی آتی ہیں جنکے مصداق شہداۓ کابل تھے اور ہم نے وہ نشانات صداقت اپنی آنکھوں سے پورے ہوتے دیکھے اور ہمارے مخالفوں نے اپنے ہاتھوں سے کار خیر سمجھکر اونکو پورا کیا لیکن ایک نشان یعنے الہام ابھی عقدۂ تعویق میں ہے جسکو امیر امان اللہ خانصاحب کا وجود ظاہر کرنیکا موجب معلوم ہوتا ہے -

اون دو بکریوں کے ذبح ہونے پر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قدرتاً رنج پیدا ہوا تو اللہ تعالے نے آپکو ایک الہام میں فرمایا

ریاست کابل میں پچاسی ہزار مریں گے

یہ الہام مومنین سے متعلق نہ تھا بلکہ مخالفین کی نسبت تھا کیونکہ اتنی تعداد مخالفین کی ہی وہاں موجود ہو سکتی ہے اونہی ایام میں کابل میں وبا - ہیضہ بھی شدت سے نمودار ہوئی تھی اور ہم لوگوں نے سمجھ لیا تھا کہ یہ الہام اسیوقت پورا ہو جاویگا - مگر خدا کے کام انسانی فہم و قیاس سے بالا تر ہوتے ہیں - ابھی تک کوئی ہیضہ کوئی واقعہ اوس ملک میں ایسا رونما نہیں ہوا جس سے الہامی تعداد اموات پوری ہو گئی ہو لہٰذا یہ الہام ابھی تک معوق رہا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالے رحیم و کریم ہے انذاری پیشگوئیونکو بلا کسی سخت شوخی آمو فعل کے بر روئے کار نہیں لایا کرتا - کیونکہ مدعا تخویف ہوتا ہے بلکہ اونکو اوسوقت تک پس پردہ رکھتا ہے جبتک معذوب و معتوب قوم میں نہایت درجہ کی بیباکی کا اشتعال نہ پیدا ہو - اور یہ بیباکی ہی اوس انذاری نشان کو ظہور میں لانیکا موجب ہوا کرتی ہے

حضرت موعود مہدی مسعود جری اللہ فی حلل الانبیاء نے اپنے ایک شعر میں مخالفین کو مخاطب کر کے (جسکا اخص مصداق اسوقت امیر کابل نظر آتے ہیں) ارشاد فرمایا ہے کہ

ز آہ زمرۂ ابدال بایدت ترسید -
علی الخصوص اگر آہ میرزا باشد

چونکہ ان شہداۓ کے واقعات سے ہر شخص خدا ترس کے قلب پر احساس رنج ہے اسی سے قیاس ہو سکتا ہے بلکہ مشاہدہ گواہی دے رہا ہے کہ جانشین حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو خود میرزا اور حضرت میرزا کا حقیقتاً حسن و احسان بکمال وضاحت اپنے اندر لیئے ہوئے ہیں اس واقعہ شہادت سے جو پہلے واقعات کو تازہ کرنے والا ہے ضرور متاثر ہوئے ہیں اور آہ نکلی ہیں

سماوی فضا کو متغیر کر کے جنبش میں لا رہی ہیں - اس سے یقین آرہا ہے اور اوسکے وجوہ پیدا ہو رہے ہیں کہ عنقریب کابل کے دن راتوں سے مبدل ہونے والے ہیں - اور امیر صاحب اپنے والد ماجد کیطرح مورد آفات ہو کر معہ سرزمین کابل اس الہام کے مصداق ہو جائینگے اور کابل میں پچاسی ہزار اموات کی تعداد اسی موقعہ کے لیئے خدا تعالے نے مقدر فرمائی ہے - واللہ اعلم بالصواب الیہ ادعو والیہ مآب

ہمیں جہاں خدا تعالے کے ایک نشان کے ظہور کا انتظار لگا ہوا ہے وہاں یہ تاسف بھی دامنگیر ہو رہا ہے کہ مسلمانوں کی ایک سلطنت جو ابھی سلطنت کے رنگ میں شمار ہونے کے قابل ہوئی ہے اس نشان کے وقوعہ سے تہ و بالا ہو جانیوالی ہے - ہمنے اپنی آنکھ سے دس بارہ سلطنتہاۓ اسلامیہ کا غایب ہو جانا مشاہدہ کیا ہے اور جس کو ایذا دی جاتی ہے - اوسکے سینہ میں اسکا درد پہلے سے موجود ہے - چنانچہ ایک نظم درد انگیز میں اوس نے ایک عرصہ پیشتر اسکا اظہار بھی کر دیا ہے جہاں فرمایا ہے - از کلام محمود -

چھینے گئے ہیں ملک سب + باقی ہیں اک شام و عرب
پیچھے پڑا ہے اسکے اب + دشمن لگاۓ تا نقب
ہم ہو گئے ہیں جاں بلب + بنتا نہیں کوئی سبب
ہیں منتظر اسکے کہ کب + آتے ہیں امداد رب
پیالہ بھرا ہے لب بلب + ٹھوکر ہی اک درکار ہے +

یقین ہے کہ اوسکے دل کو بھی اس نشان کے پورا ہونے پر جسکو امیر امان اللہ خانصاحب اپنی غفلت یا غلط کاری سے ظاہر کرینگے درد اور تکلیف برداشت کرنی پڑیگی اور اسی لیئے باوجود پیہم دل آزار واقعات کے اونکی طرف سے وقوع پذیر ہونے کبھی آپ نے بددعا کیلیئے لب کشائی نہیں فرمائی مگر تاہم بر حال اون پر فتنہ اخباروں اور ملاؤں کے جو اس آگ کے مشتعل کرنے کے لیئے ایندھن اور تیل جمع کر رہے ہیں -

یہ بات اندھی دنیا کی سمجھ میں تو مشکل سے آئیگی مگر جنہوں نے ایک مامور کا زمانہ دیکھا ہے اور اوس کے نشانات کو برای العین مشاہدہ کیا ہے اس امر کے خیال سے بہت خایف اور ترساں ہیں کہ مسلمان کہلانے والے جو اپنی تباہی کا سامان اپنے ہی ہاتھوں سے مہیا کر رہے ہیں جب وہ باتیں پوری ہونگی جو عرصہ سے بتلائی گئی ہیں جسطرح کابل کے شہدا اپنے لیئے محیص و مفر نہ پا سکے اسیطرح اسکا پاداش بھگتنے والے جو ہزاروں کی تعداد میں الہام الٰہی نے بیان کیئے ہیں اوسکی گرفت سے کہاں پناہ لینگے - ہم کسطرح اونکو اس کارروائی سے جو وہ دلیرانہ کر رہے ہیں باز رکھیں اور اسوقت ہمارے پاس اسپر یقین دلانے کے اسباب موجود نہیں بلکہ ہماری اس تحریر کو خود غرضی پر محمول کیا جائیگا اور ترہیب کا اتہام لگایا جائیگا مگر اندیشہ تو زیادہ تر کا ہے کہ کہیں وہ پیشگوئیاں بھی اسکے ساتھ شروع نہ ہو جاویں جنمیں خدا کا مسیح انذاری رنگ میں اطلاع دے رہا ہے کہ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں بستیوں کو ویران پاتا ہوں...... میں نے بہت کوشش کی کہ لوگوں کو خدا کے امن کے نیچے جمع کروں - وغیرہ

اللہ تعالے ہمکو ان مظالم کے اثرات سے محفوظ رکھے اور خدا کے کاموں سے بیخبر ظالموں کو بھی ظلم سے توبہ کی توفیق بخشے اور اپنے نیکوکار بندوں کو اپنے غضب [illegible]

راقم ایک درد مند [illegible]
مہدی حسین خادم المسیح مہاجر از قادیان دارالامان

اسلامی اور سماجی تعلیم گاہیں

جبکہ مسلمان خانہ جنگی میں مصروف ہیں ہماری ہمسایہ اقوام اپنی دماغی اور ذہنی ترقی کے ساتھ اقتصادی اصلاح میں مصروف ہے - آریہ اخبارات میں آریہ سماج کے تعلیمی کام پر ایک پرمعنی مضمون شایع کیا گیا ہے جسمیں شمارہ اعداد کے ذریعہ آریہ سماج کے تعلیمی کام کی وسعت کو دکھایا ہے - ۴۰ ہزار طالب علم آریہ سکولوں میں تعلیم پاتے ہیں اور بیس لاکھ سے زاید روپیہ تعلیم پر سالانہ خرچ ہو رہا ہے ۷۹ لاکھ کی مالیت کی تعلیمی عمارات اس قوم کے قبضہ میں ہیں ان تمام تعلیمی درسگاہوں میں مذہبی - ٹریننگ - اور آرٹس کے ۱۶ کالج ہیں اور ۸۰ ہائی سکول ہیں مڈل سکولوں اور پرائمری سکولوں کا ایک جال ہر ضلع میں بچھا ہوا ہے - نیچ ذاتوں کے لیئے ۵۵ سکول ہیں غرض تعلیمی کام نہایت سرعت سے ہو رہا ہے - اور اب انہوں نے صنعت و حرفت کی طرف توجہ کی ہے - اور اسکے متعلق مدرسے اور کارخانے جاری کرنے لگے ہیں - مسلمانوں کی تعلیمی پستی کا ذکر فضول ہے - کل پنجاب میں صرف ایک اسلامی کالج ہے جسکے چلانے کے لیئے بڑی جد و جہد اسکے کارکنوں کو کرنی پڑتی ہے -

ضرورت ہے کہ تعلیمی ترقی کے ساتھ صنعت و حرفت کی عام اشاعت کی سکیم کو ہم اپنے ہاتھ میں لیں ورنہ یہ میدان بھی خدانخواستہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا تو انکی [illegible] بہت بڑھ جائیگی -

سنی کانفرنس کا کارنامہ

مراد آباد میں جمعیۃ العلماء کے اجلاس نے بجاۓ دنیا کے تو سنی کانفرنس کی صورت میں اپنی مخالفت اور نفاق و شقاق کی خلیج کو وسیع کرنے کا باقاعدہ کام کر رہا ہے عجیب بات تو یہ ہے کہ ایک طرف تو شیعہ دیوبندی - وہابی فرقوں کو اپنے سے وہ الگ کرتے ہیں بلکہ مسلمان ہی نہیں سمجھتے دوسری طرف اپنی کانفرنس کو وہ سات کروڑ مسلمانوں کا قایم مقام بھی کہتے ہیں - اگر انکے عقیدہ کے موافق رضوی بریلوی اور جماعت علی شاہی عقیدہ کا مجموعہ ہوگا) دیکھا جاوے تو بہت تھوڑے مسلمان ہیں اور باقی کافر - مرتد - ضال مضل ہیں - ایسی حالت میں کروڑ مسلمانوں کے قایم مقام کیونکر ہو سکتے ہیں؟

سنی کانفرنس نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ **کابل کا واقعہ** ہائلہ خالص مذہبی معاملہ ہے جو لوگ اسے سیاسی کہکر مشتبہ کرنا چاہتے تھے وہ اب سنی کانفرنس کے اس فیصلہ کے خلاف آواز اوٹھائیں گے تو **کافر** ہو جائیں گے -

بہر حال [illegible] تنظیم اور اتحادی کوششوں کو **برباد کرنے کے لیئے بریلی اور علی پور کے بزرگ میدان میں آئے ہیں** -

اللہ تعالے رحم کرے - آمین -

دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد

کچھ عرصہ گذرا ہے میں نے الحکم میں آریہ سماج کی اس پارٹی کا ذکر کیا تھا جو ذات پات توڑک منڈل کے نام سے مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے قائم ہوئی تھی۔ مسلمانوں کی مفلسی اب ضرب المثل ہے انکی کم ہمتی، محنت سے جی چرانا۔ جھوٹی شیخی کے باعث اور کاروبار سے نفرت یہ تمام عادتیں ہیں اور اسکا نتیجہ مذہب سے بے پروائی اور ناواقفی ظاہر ہے عیسائی اس سے پہلے ہی فائدہ اٹھا رہے تھے اب آریوں نے اپنی سیاسی جدوجہد کے مقاصد کی تکمیل کے لئے انکو مرتد کرنا شروع کیا ہے ملکانہ کا فتنہ ارتداد مصیبت عظمیٰ تھی مگر وہ ظاہر تھا اسلئے اسکا مقابلہ اور انسداد ممکن تھا لیکن اب انھوں نے اپنی کوششوں کا جال مخفی طور پر بچھانا شروع کیا ہے وہ ان لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں جو کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوں۔ ابھی پرکاش میں ایک اعلان شائع ہوا ہے کہ کچھ شریف مسلمان خاندان آریہ ہونا چاہتے ہیں بشرطیکہ انکی اولاد کے بیاہ شادیوں کا انتظام ہندوؤں میں ہوجاوے یہ اعلان جس خوفناک تبلیغی پراپیگنڈہ کا اظہار کر رہا ہے مجھے اسکے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں مسلمانوں کی تمام نہاد تبلیغی انجمنیں باہم لڑتی جھگڑتی ہیں اور انکی کارگزاریوں کے لئے یہی میدان ہے دوسری طرف دشمن اپنا کام اندر ہی اندر کر رہا ہے اور وہ سرنگ لگا کر اسلام کی دیواروں کے گرانے کی فکر میں ہے۔ پس وقت ہے کہ خیالی اور فرضی تجاویز اور لن ترانیوں کو چھوڑ کر عملی قدم اٹھایا جاوے۔ ذات پات کے غلام اور پوجاری ایسی سوسائٹیاں قائم کر رہے ہیں جو ان بندھنوں کو توڑ دیں اور ہم اپنے آپ کو ان زنجیروں میں جکڑ رہے ہیں۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا +

سیامی فتنہ کی حقیقت

بنگال کی ایک جمعیۃ العلماء کے سکرٹری نے سیام میں مسلمانوں کو بدھ بنانے کا بہانہ کر کے غریب مسلمانوں کو حیران پریشان کر دیا تھا۔ اب سیامی حکومت نے اسکا راز کھول دیا ہے اور ان گھڑے بیانات کی صاف تردید کر دی ہے وہاں مذہب کے لئے ہر شخص کو آزادی ہے اور مذہب کیلئے کسی پر کوئی جبر نہیں جو شخص جس مذہب کو چاہے اختیار کرے۔ مذہب کی آزادی ان تمام حکومتوں میں ایک ضروری اور عام چیز ہے۔ بنگال کے اشتہار دہندہ نے اس طریق سے مسلمانوں کے اموال پر قبضہ کرنے کی شاید تجویز سوچی تھی مگر یہ نسخہ راس نہ آیا۔ افسوس تبلیغ و اشاعت بھی آج ایک کمانے کا ذریعہ ہو رہا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون +

مسلمانوں کو علماء کی تحریکوں کا بغور مطالعہ کرنا چاہئے یہ لوگ خود کوئی قربانی نہیں کر سکتے دوسروں کے اموال پر لطف اٹھانے کے عادی ہیں۔ اور اسلام میں بڑا فتنہ آج انکا ہی وجود ہے اگر اس گروہ کو اسکی اصل شکل میں ظاہر کر دیا جاوے تو اسلام نادان دوستوں سے جو دشمنوں سے بدتر ہوتے ہیں محفوظ ہو جاوے +

جمہوریہ ترکیہ میں ملانوں کا انتظام

معزز ہمعصر ہمدرد دہلی کے ایک لندنی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ جمہوریہ ترکیہ مجلس ملی میں ایک مسودہ قانون پیش ہوا ہے کہ آئندہ جو شخص سلطنت ترکی میں **مذہب کے نام پر** کوئی ایسی بحث چھیڑے گا یا شورش پھیلائے گا جو حکومت کے مفاد پر برا اثر کرے اسپر بغاوت کا جرم عائد ہوگا۔ قسطنطنیہ کے اخبارات میں اس مسودہ پر دلچسپ بحث چھڑی ہوئی ہے کہ یہ قانون اس قدر ہمہ گیر اور سخت گیر ہوگا کہ آئندہ کوئی شخص کسی مذہبی مسئلہ کے متعلق حکومت پر نکتہ چینی نہ کرے گا

خدا کرے یہ خبر غلط ہو لیکن اگر صحیح ہے تو جمہوریت اخوت و مساوات اور آزادی ضمیر و رائے کا یہ معیار جو حکومت انگورہ کے پیش نظر ہے ہم محکوم اور غلام ہندوستانیوں کے فہم سے بالاتر ہے جمہوریت کی نفی اگر نہیں جمہوریت ہی تو دنیا کا نظام تمدن ہزار برس پیچھے ہٹنا چاہئے۔"

جمہوریۂ ترکیہ کا یہ قانون پاس ہو گیا ہے اور ترکی بڑے بڑے اخبارات بند کر دئے گئے ہیں۔ **آزادی ضمیر** اور **مذہب** کا جہانتک سوال ہے اس قسم کے قوانین کو کبھی پسند نہیں کیا جائیگا اور اسکو مداخلت مذہبی سمجھا جائے گا۔ لیکن سچ یہ ہے کہ ترکی کو بمجبوری **شوریدہ پشت ملانوں** کی وجہ سے پیش آئی ہے۔ ہر جگہ یہ مذہب کا نام لے کر بغاوت اور شورش پیدا کرنے کی مشین بن سکتے ہیں افغانستان میں جو بغاوت ہوئی تھی کیا وہ مذہب کے نام سے نہیں ہوئی؟ مظلوم **احمدیوں** کا خون گرانے کے لئے مذہب کو آڑ نہیں بنایا گیا؟ جمہوریہ ترکیہ نے محض اس خوف سے کہ یہ مذہب کو بدنام کرنے والے ملک کے امن میں خلل پیدا کرتے ہیں اس قسم کا قانون پاس کرنا چاہا ہے۔ جہانتک اخبارات **کی آزادی** کا سوال ہے اور ان کی پکڑ دھکڑ کا سلسلہ ہے وہ ضرور قابل اعتراض ہے لیکن **ملانوں** کا انتظام نہایت ضروری ہے اور ایسے لوگوں کو ضرور سزا ملنی چاہئے جو محض مذہب کا نام لیکر بدامنی پیدا کریں +

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

کفر فروشوں کے آرگن **الجمعیۃ** نے لکھا ہے کہ "اب مسلمانوں کی بیماری کا واحد علاج یہی ہے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں قرآن حکیم کی تعلیمات اور نبی کریم کے اسوہ حسنہ کے مطابق اصلاح کریں اور ہر اس چیز کو رد کر دیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے خلاف ہو مگر یہ کام اتنا آسان نہیں ہے کہ خود عوام ہی اسکو انجام دے لیں اور نہ یہ اشخاص و افراد کے بس کی بات ہے یہ صرف **علماء** کا کام ہے اور اب ضرورت ہے کہ تمام **علماء امت** اپنے فرض کو محسوس کریں اور ارشاد و ہدایت دینی کے اس منصب کو دوبارہ سنبھالنے کے لئے مستعد ہو جائیں جسے خود ہی عرصہ سے انھوں نے چھوڑ رکھا ہے"

الجمعیۃ نے دو باتوں کو تسلیم کر لیا ہے۔ اول علماء ارشاد و ہدایت دینی کے کام کو عرصہ سے چھوڑ چکے ہیں دوم مسلمانوں کی بیماری کا واحد علاج قرآن کریم اور سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع ہے۔ پس جو جماعت خود ہی اپنے مقام و مرکز سے ہل چکی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان **علماء سوء** کو آسمان کے نیچے **اشر** قرار دیا ہے۔ انسے رشد و ہدایت کی توقع

"حاصل ہے۔ انکو تو ایک دوسرے کی تکفیر، مخالفت سے ہی فرصت نہیں اور قرآن مجید کے حقائق و معارف سے ناواقف محض ہیں اور عملی حالت ان کی اس سے زیادہ نہیں کہ قرآن مجید نے انکو مثل **الحمار** کہا ہے پھر ان سے کسی قسم کی توقع قوم کو گمراہ کرنا ہے مسلمانوں کی کامیابی کا بے شک یہ واحد علاج ہے کہ وہ قرآن کریم اور سنت نبی کریم پر عمل کریں۔ اور اسکے ساتھ ہی یہ ہے کہ اس زمانہ کے **فقیہوں** اور **فریسیوں** سے بچتے رہیں جب تک یہ قوم کا ستیاناس نہیں ہوگا **عوام** کی اصلاح بھی مشکل ہو جاوے گی پس یہ اصلاح قوم علماء کے ہاتھ سے نہیں ہوگی یہ علماء ربانی نہیں بلکہ انکا سارا علم اتباع نفس کے لئے ہے ہاں خدا تعالیٰ نے ہمیشہ سے اپنی سنت یہی رکھی ہے کہ وہ اپنے ماموروں کے ذریعہ دنیا کی اصلاح کرتا ہے اور اس زمانہ کو بھی رحمت سے خالی نہیں چھوڑا اور اپنا برگزیدہ بندہ **مسیح موعود** نازل کیا۔ اب تمام برکات اور فیوض کے لئے ضروری ہے کہ اسکے ساتھ ہو جائیں اور اگر مسلمان ان شوریدہ پشت ملانوں کے اثر کو جو سامری رنگ رکھتا ہے خود ترک نہ کریں گے تو خدا تعالیٰ اپنے زور آور حملوں سے اس سچائی کو دنیا میں پھیلائے گا جیسا کہ وہ پھیلا رہا ہے۔ پس واحد علاج یہی ہے کہ اس زمانے کے فقیہوں اور فریسیوں سے قطع تعلق کیا جائے اور حضرت **حجۃ اللہ علی الارض** کے ساتھ تعلق پیدا کیا جاوے +

جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ انبالہ کا چندہ ممبری

نہایت افسوس سے جمعیۃ مذکورہ کے سکرٹری کا اعلان اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ بعض ممبروں نے تین تین اور دو دو سال سے چندہ نہیں دیا اور اب دس روز کا انتظار کر کے وی پی بھیجینگے۔ یہ مسلمانوں کی مشترکہ تبلیغی انجمن کی حالت ہے کہ اسکے ممبر جو تین تین سال تک چندہ نہیں دیتے ایسی حالت میں نشر و اشاعت اسلام کی حقیقت ظاہر ہے دراصل مالی قربانی کے لئے جب تک انسان کے اندر خود اسلام کی حقیقت اور روح پیدا نہ ہو کوئی حس پیدا نہیں ہوسکتی۔ تبلیغ اسلام کے لئے بہت سی آوازیں اٹھتی ہیں اور بہت سی انجمنیں قائم ہوتی ہیں مگر انہیں کوئی کامیابی نہیں ہوتی اسکی وجہ یہی روح کا نہ ہونا ہے برخلاف اسکے ہم جو ان ملانوں کے نزدیک کافر اور مرتد اور کیا کچھ ہیں اس راستہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دینا آسان سمجھتے ہیں کیوں؟ محض اسلئے کہ ہم نے اسلام کو رسم کے طور پر قبول نہیں کیا بلکہ خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات کو دیکھ کر ہم زندہ خدا، زندہ رسول، زندہ اسلام پر ایمان لائے ہیں اور اسکے لئے ہر قربانی ہمارے لئے خدا کے فضل سے آسان ہے۔

ابھی امام جماعت احمدیہ نے ایک لاکھ کی تحریک کی تھی خدا کا شکر ہے کہ ہمیں **سوا لاکھ** کے قریب وعدے ہو چکے ہیں اور تیس ہزار سے اوپر نقد آ چکا ہے اور یہ سب کچھ **تبلیغ اسلام** کے لئے ہے خدا تعالیٰ جنکو اس کام کا اہل سمجھتا ہے انہیں اسباب بھی عطا کرتا ہے اب خدا تعالیٰ نے ظاہر کر دیا ہے کہ

احمدی جماعت ہی تبلیغ حق کی اہل ہے

اسلئے کہ **اشاعت اسلام** کا کام اسی کے ذریعے ہو سکتا ہے دوسرے لوگ جو اس کام کو اخلاص سے کرنا چاہتے ہیں جبتک وہ اس مذہب میں داخل نہ ہوں گوہر مقصود کو نہیں پا سکتے +

اسلامی دنیا

مصری طلباء کی جمعیۃ کی مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا کہ بیت الامت میں جاکر سید زغلول پاشا کو انکی جماعت کی کامیابی پر مبارکباد دیں۔

حکومت مصر نے ہمہ قسم کے اجتماعات کی ممانعت کردی ہے۔ اور شام کے بعد گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہے۔ اسکی وجہ وہ مظاہرات ہیں جو یہاں کے باشندوں نے زغلول پارٹی کی حمایت میں کیے تھے۔

حجازی لشکر میں بھرتی کے لیئے تحسین پاشا وزیر جنگ نے شمالی عرب کے باشندوں کے نام اپیل کیا ہے۔ جسمیں سبکو حجازی لشکر میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ تاکہ کسیطرح نجدی لشکر کو حجاز سے نکالدیا جاوے۔ علاوہ وردی وغیرہ کے سپاہیونکو ۲۰ مجیدی ماہانہ تنخواہ کا وعدہ کیا ہے۔

سابق شاہ ایران محمد علی جو موجودہ شاہ ایران کے والد تھے ۴ اپریل ۱۹۲۵ء کی رات اپنی جائے رہائش سان مچلی میں فوت ہوگئے۔ آپکی لاش طہران پونہچائی گئی۔ موجودہ شاہ ایران کے متعلق توقع ہے کہ وہ پیرس سے آجائیں گے۔

موصل کے تبادلہ میں ترکی نے موصل اور اناطولیہ میں برطانیہ کو ابتدائی اقتصادی مراعات دینے کی خواہش ظاہر کی تھی مگر ترکی سفیر مقیم لنڈن کو محکمہ خارجہ نے بتایا ہے کہ موصل ہمارا نہیں ہے جو ترکی کو دیدیا جاوے۔ بلکہ وہ عراق کے قبضہ میں ہے اور مجلس اقوام کی اسپر سیادت ہے۔

ترکی کی پارلیمنٹ میں شیخ ضیاء الدین آفندی نے احرار کے خلاف زبردست تقریر کی اور کہا کہ اسوقت آستانہ میں ایکہزار کے قریب شراب کی دوکانیں اور آٹھ سو ناچ گھر ہیں اور میخواری عورتوں میں بھی رائج ہوچکی ہے۔ بعض لوگ مغربی رسم ورواج اور مدنیت کے دلدادہ ہیں۔ لیکن وہ یوروپ کے علم وفنون کو قبول نہیں کرتے۔ اسکی اچھی باتوں کو چھوڑنا اور اسکی بری باتونکو قبول کرلینا کونسی دانشمندی ہے۔ یہ ترقی نہیں بلکہ تنزل ہے۔ روشنی نہیں بلکہ ظلمت ہے۔

اسی سلسلہ میں مقرر نے کہا کہ ہمارے ملک میں ہر ایک شخص یہ کہنے لگا ہے کہ **میرا کوئی مذہب نہیں**۔ تقریر نہایت زبردست اور موثر تھی۔ احمد اللہ صبحی بے نے اس تقریر کی تردید کی اور کہا کہ

"موجودہ نسل کے اخلاق گذشتہ نسل کے اخلاق سے عمدہ ہیں"

قسطنطنیہ میں عنقریب ایک تجارتی کانفرنس ہونیوالی ہے۔ وہاں کی تمام تجارتی کمپنیوں نے اپنے نمایندے مقرر کیئے ہیں اور ترکی کے تمام اضلاع سے بھی مختلف کمپنیوں کے نمایندے آئینگے۔ اور پرایویٹ طور پر تجارت کرنے والونکو بھی شرکت کا ہر ممکن موقع [illegible] پونہچایا جائیگا۔ حکومت کیطرف سے بھی سرکاری نمایندوں کی شرکت کی قوی امید ہے۔ اس کانفرنس میں یہ کوشش کیجائیگی کہ انفرادی طور سے جو لوگ تجارت کرتے ہیں انھیں کمپنیاں بناکر تجارت کرنے کیلیئے سہولتیں حاصل ہوجائیں۔ اور تمام کمپنیوں کے حقوق کی نگہداشت اور تمام تجارتی معاملات کی نگرانی کیلیئے ایک مرکزی انجمن بنائیجاویگی۔

سلطان ابن سعود نے اعلان کیا ہے کہ حج کے لیئے حاجیوں کو ہر قسم کا آرام اور سہولت بہم پونہچائی جائیگی۔ بمبئی کی حج کمیٹی قونصل جدہ کے ذریعہ اطمینان کرنیکی کوشش کر رہی ہے کہا جاتا ہے کہ نجفی میں پانچسو حاجی بغداد کے پڑے ہوئے ہیں۔

کہتے ہیں کردستان میں ایک اور بغاوت رونما ہوئی ہے۔ شیخ عزاتعی ایک کردی سردار نے جو عراق کی سرحد پر ایک ایرانی ضلع کا سردار ہے۔ علم بغاوت بلند کیا ہے۔ حکومت ایران نے انکی سرکوبی کے لیئے ایک مہم روانہ کردی ہے۔ ابھی تک اس واقعہ کی تفصیلات معلوم نہیں ہوئیں۔

ترکی سے اخراج بطریق کا قضیہ آخر ختم ہوگیا۔ یونان نے تسلیم کرلیا ہے کہ ترکی قوانین کے موافق وہاں کوئی مذہبی پیشوا نہ رہے۔ اور بطریق مذکور مستعفی ہوجاوے۔

مکہ معظمہ مدینہ منورہ اور دیگر بلاد اسلامیہ میں **جمعرات** کے دن پہلا روزہ ہوا ہے۔

ہندوستان کی خبریں

۱۰ اپریل ۱۹۲۵ء کی شام کو لارڈ لٹن نے ہندوستان کی وائسرائلٹی کا چارج مکمل طور پر لیلیا۔ اگزیکٹو کونسل کے ممبروں کے علاوہ دوسرے بلند پایہ افسران موجود تھے۔ وائسرائے نے سر شادی لعل چیف جسٹس ہائیکورٹ لاہور کے سامنے حلف وفاداری لیا۔ چارج لینے پر ۳۱ توپ کی سلامی کے ساتھ اعلان ہوگیا۔

لاہور کے پیپلز بنک کے بجائے پیپلز بنک آف ناردرن انڈیا کے نام سے لالہ ہرکشن لعل نے نیا بنک مہاراجہ پٹیالہ کے ہاتھ سے کھولا ہے۔ جسکا سرمایہ پچاس لاکھ ہوگا۔ جاری ہوتے ہی بیس لاکھ سے زیادہ کے حصص فروخت ہوچکے ہیں۔

مدراس کارپوریشن کی سب کمیٹی انسداد گداگری نے سفارش کی ہے کہ تمام گداگروں کے لیئے قانون وضع کیا جاوے اور اسے جرم قرار دیا جاوے۔

اسلام سے بڑھکر گداگری کا کوئی دشمن نہیں مگر افسوس ہے کہ گداگروں کی تعداد مسلمانوں میں بہت زیادہ ہے۔

بمبئی کے مسٹر ایم۔ این واڈیا نے ۱۶ لاکھ کا عطیہ بمبئی میں طبی امداد کی وسعت کے لیئے گورنمنٹ بمبئی کو دیا ہے۔ جس سے ایڈورڈ کالج کے متصل ایک ہسپتال بنایا جائیگا۔ جسمیں ۱۳۰ بستر عورتوں کے لیئے رکھے جاوینگے بمبئی میونسپلٹی ۳۰ ہزار سالانہ کی مدد دیگی اور گورنمنٹ بمبئی بھی اسی قدر۔

لاہور کے اہل قرآن نے مولوی ظفر علیخاں وغیرہ کے خلاف ایک فوجداری مقدمہ دائر کیا ہے۔ باہم مصالحت کی کوشش ہو رہی ہے ہماری رائے میں بھی صلح بہتر ہے۔

لکھنؤ کے کاغذ کے کارخانوں میں ہڑتال ہوگئی ہے مزدوروں کی شکایت ہے کہ انکا ۲۵ فیصدی کا الاونس جو جنوری سے بند کردیا گیا ہے پھر جاری کیا جاوے۔ ہڑتال سے پہلے مالکوں کو اطلاع دیدی تھی وہ اس شرط پر بھی کام کرنیکو طیار تھے اگر صرف انکی مرتب کردہ انجمن کو تسلیم کرلیا جاوے۔ مالکان غیر مشروط طور پر کام کرنے کا مطالبہ کرتے تھے۔ ہڑتال جاری ہے۔ اور صورت نازک ہو رہی ہے۔

سادھو مہامنڈل کے اجلاس میں یہ تجویز پاس ہوئی ہے کہ ملکانوں اور مالاباری ہندوؤنکو جمعیت کے شدھ کرلیا جاوے۔ گویا ارتداد کی تجویز پر سادھوؤں کی جماعت نے بھی عملی قدم اٹھایا ہے۔ مسلمانوں کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔

یہ خبر نہایت افسوس سے سنی گئی [illegible] ہوگی کسی طوائف کو ایک مسلمان والی ریاست نے ایک ہفتہ میں [illegible] دیئے گئے ہیں۔ مسلمان رؤسا کی یہ حالت ہے کہ

ع خرم وخنداں نشستہ با بتان سیمتن

اور اسلام کی ضروریات ان سے [illegible] ہیں اسکے لیئے ان کے پاس کچھ نہیں۔ آہ

فَلْيَبْكِ عَلَى الْإِسْلَامِ مَنْ كَانَ بَاكِيًا

کلکتہ میں ہڑتال کی وجہ سے چمڑے کے گودام بند ہوگئے ہیں چار ہزار مزدور بیکار ہوگئے ہیں۔ مزدور ۵۰ فیصدی اضافہ چاہتے ہیں۔

راولپنڈی کے ریلوے مزدوروں نے ہڑتال کردی ہے ابھی تک جاری ہے۔ انسے دوسرے مقامات کے بھی ریلوے والے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

ہندوؤں نے امرتسر سے ایک نیا روزنامہ **رام** نامہ جاری کیا ہے اسکی پالیسی سنگٹھن کی تائید ہے اور اصل **تنظیم کا جواب ہے**۔

حکیم اجمل خاں صاحب بحالی صحت کے لیئے یوروپ کو روانہ ہوگئے ہیں۔

مہاراجہ کشمیر کے متبنیٰ مہاراج کمار جگت دیو سنگھ صاحب کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے اسطرح مہاراجہ صاحب بہادر کے ہاں پوتا پیدا ہوا۔ مبارک ہو۔

لالہ لاجپت رائے صاحب نے کلکتہ کی ہندو مہا سبھا کی صدارت میں تقریر کرتے ہوئے مہا سبھا کو جو مشورے دیئے ہیں انمیں یہ بھی ہے کہ ہندو لڑکونکو صنعت کی طرف مائل ہونے کی جرأت دلاؤ۔ چھوت کو دور کرو۔ پردہ دور کرکے ہندو عورتونکی حالت درست کرو انکو تعلیم دو [illegible] اور دماغی حالت درست کرنے کے ذرایع اختیار [illegible]

کالکا ریلوے کے ملازمین [illegible] سے درخواست کی ہے کہ وہ ہڑتال کے تصفیہ کے لیئے مسٹر ہال اور ایم۔ رائے خاں اراکین یونین سے بات چیت کریں کیونکہ وہ ہمارے رہنما اور نمایندے ہیں۔

پنجاب ریلوے ہڑتال کا اثر یہاں تک ہے کہ مسافر گاڑی ۹ گھنٹے دیر کرکے یہاں پونہچی۔ ہڑتال کی لہر راولپنڈی سے کندیاں اور خانیوال تک جا پونہچی ہے۔ ملکوال اور لالہ موسیٰ میں بھی خطرہ ظاہر کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اکسیر الاجسام
یا
کیمیائے بدن

فاحفظہ فانہ من الاسرار المخفیۃ

چند دوستوں کی سفارش سے میں نے بفضل خدا ادویہ کا شروع کرنیکا مصمم ارادہ کرلیا ہے۔ سب سے پہلے جس دوائی کو میں پیش خدمت ناظرین اخبار کرنا چاہتا ہوں وہ اکسیر الاجسام ہوگی جو اسرار مخفیہ میں سے ہے۔ بلا مبالغہ رفتہ طاقت کو واپس لانیوالی اور دوائی اسکے برابر دنیا میں کم میسر ہوسکے گی۔ لاریب یہ ضعف ہضم کو زائل کرکے خون صالح پیدا کرتی ہے اور معدہ کو قوی تر بناتی ہے خواہ کتنی ہی مدت کا معدہ کمزور کیوں نہو۔ دودھ جسقدر بھی پیا جاوے ہضم ہوجاتا ہے۔ اسکے چند دنوں کے کھانے سے چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ مقوی اعضاء و اعضائے رئیسہ۔ اور محافظ حرارت غریزی ہے دماغ دل اور جگر مثانہ کی طاقت کو بڑھانے میں اپنے اندر اعجاز رکھتی ہے۔ مثانہ کے تمام امراض اسکے استعمال سے فی الفور دور ہوجاتے ہیں اسکے کھانے کے بعد عمر بھر دیگر مقویات کی ضرورت ہرگز نہ رہیگی۔ یہ دوائی سیکڑوں اور ہزاروں کے خرچ سے سبکدوش کرنے والی ہے قیمت فی شیشی جسمیں فقط تین رتی دوائی ہوگی مبلغ دس روپیہ علاوہ محصولڈاک ہوگی۔ مقدار خوراک ایک دانہ خشخاش سے لیکر ایک چاول تک ہوسکتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال شیشی کے ہمراہ حاضر ہوگا۔

غیر شادی شدہ بغیر کسی معقول وجہ کے اسکے لیئے ہرگز درخواست نہ کریں۔

ضروری گذارش

چونکہ اس دوائی کے اجزاء نہایت قیمتی اور سخت دقت طلب ہیں اس لیئے جب تک میرے پاس کم ازکم پچاس درخواستیں نہ پہنچ جائینگی میں دوائی طیار نہ کرسکونگا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ قیمت بطور پیشگی بھیجی جاوے۔ بلکہ اس سے میرا منشاء درخواست خریداری سے ہے۔ کیونکہ یہ دوائی دیگر اشتہاری ادویہ کی طرح نہیں ہے۔ یہ وہ دوائی ہے جو آجتک سینہ بسینہ چلی آئی ہے جسکی تین رتی تمام عمر کے لیئے کفایت کرسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیم ہے میں نے (بمقابلہ فوائد اور محنت کے) اسکی قیمت کی تعیین میں کسی حد تک ایثار سے بھی کام لیا ہے۔ تمام درخواستیں موصول ہوجانے کے ایک ہفتہ بعد دوائی طیار ہوکر بذریعہ وی پی ارسال خدمت ہوگی۔ درخواستیں بنام مینجر اکسیر الاجسام دارالفضل قادیان آنی چاہئیں۔

المشتہر
مینجر اکسیر الاجسام دارالفضل قادیان
ضلع گورداسپور پنجاب

شاہی حاذق طبیب
حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
مجربات

شفاخانہ فضل رحمانی میں وہی نسخہ جات طیار کیئے جاتے ہیں جو شاہی حکیم حضرت مولوی نورالدین صاحب سابق طبیب ریاست جموں و کشمیر کے سالہا سال کے تجربہ میں آچکے ہیں مریض کی صحت اور شفایابی کی گارنٹی کا دعوےٰ بیباکی اور جرأت ہے۔ شفا دینا محض اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ہاں ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ جس مرض کا جو علاج حضرت مولوی صاحب کے علم تجربہ میں مفید ثابت ہوا ہے اسے ہم بھی استعمال کرتے ہیں۔ اور نہایت نیک نیتی سے اجزائے نسخہ و ترکیب ... ہمارے ذاتی تجربہ اور اہلیت کے متعلق خود حضرت حکیم صاحب موصوف کی یہ رائے ہے

حکیم نورالدین صاحب کی رائے

میں تصدیق کرتا ہوں کہ فضل الرحمٰن میرے تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے بعض خطرناک بیماریوں نفث الدم اور دق میں اسنے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر وہ تقوےٰ سے کام لیگا تو اسکو خود بھی اور اسکے باعث بہت لوگوں کو نفع پہونچیگا۔ الٰہی میرا یہ گمان سچ ہو۔ **نورالدین**

باایں ہمہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ مریض کے مفصل حالات آنے پر مولوی صاحب مرحوم کے طرز عمل پر نسخہ طیار کرکے علاج شروع کریں گے۔ آپ اگر خدانخواستہ کسی مرض میں مبتلا ہیں تو تجربہ کرکے دیکھ لیں۔

مندرجہ ذیل ادویات موجود ہیں:-

سرمہ زنگاری۔ آنکھوں کے بہت سے امراض کیلیئے مفید ہے پھولا۔ جالا۔ دھند۔ سبل۔ ڈھلکا۔ جرب۔ قیمت فی تولہ

سرمہ نورالعین۔ آنکھوں کے اکثر امراض کے لیئے مفید ہے۔ جسمیں بڑا جزو ممیرا ہے۔ قیمت فی تولہ تین روپیہ

آتشک کی گولیاں۔ فی ڈبیہ دو روپیہ

آتشک کی بتیاں۔ قیمت فی بتی چار آنہ۔

سفوف جریان (عورت کو ہو یا مرد کو) چند روز کے استعمال سے انشاءاللہ تعالیٰ مفید ثابت ہوگا۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ

سفوف سوزاک۔ قیمت ۲۱ خوراک

حبوب باؤگولہ (ہسٹیریا)
یہ گولیاں امراض باؤگولہ (ہسٹیریا) میں ازبس مفید ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ قیمت فی ڈبیہ تین روپیہ۔

حب طحال قیمت فی ڈبیہ ایکروپیہ چار آنہ

کھانسی کی گولیاں۔ قیمت فی ڈبیہ ایکروپیہ

حب ضیق النفس۔ قیمت فی ڈبیہ تین روپیہ

مرض اٹھرا کی مجرب دوائی۔
یہ دوائی حکیم حاذق حضرت مولوی نورالدین صاحب مرحوم کی کثرت سے تجربہ میں آئی ہے۔ اس سے صدہا عورتیں فائدہ اوٹھا چکی ہیں جن کے بچے بچپن میں اسی مرض سے ضایع ہوئے ہیں یہ چند ادویہ ہیں۔ کچھ گولیاں ہیں اور کچھ خاص قسم کی دم کی ہوئی اجوائن اور فلفل سیاہ ہوتی ہے۔ کل ادویہ کی قیمت پندرہ روپیہ

کثرت عیاشی اور غلط کاریوں کی وجہ سے ضایع شدہ قوتوں کی تلافی مافات کے واسطے حبوب اور طلاء کی قیمت چھ روپیہ

محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔ درخواست میں اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر
مینجر شفاخانہ فضل رحمانی
قادیان۔ ضلع گورداسپور پنجاب۔